مناظرِ اسلام حضرت علّامہ مفتی محمد عنایت اللہ صاحب قادری
کے احوال و آثار اور ان کے

تاریخی مناظرے

بارشاد
حضرت علامہ ابوطیّب ذوالفقار علی رضوی
مرتب
ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مکتبہ اہلسنّت سانگلہ ہل شیخوپورہ

مناظرِ اسلام حضرت علامہ مفتی محمد عنایت اللہ صاحب قادریؒ

کے احوال و آثار اور ان کے

تاریخی مناظرے

عزیزم مولانا قاری عبد الحمید صاحب
کے ذوقِ مطالعہ کی نذر
محمود احمد ساقی

بارشاد

حضرت علامہ ابو طیب ذوالفقار علی رضوی

مرتب

ڈاکٹر محمود احمد ساقی

مکتبہ اہلسنت سانگلہ ہل شیخوپورہ

نام کتاب .... تاریخی مناظرے

تصنیف .... مفتی محمد عنایت اللہ قادری

مرتب .... ڈاکٹر محمود احمد ساقی

پروف ریڈنگ .... ڈاکٹر محمد ایوب قادری

ناشر .... مکتبہ اہلِ سنت ، سانگلہ ہل

خوشنویس .... سید قمر الحسن ضیغم قادری

طباعت ۱۹۹۲ء

ملنے کے پتے

مکتبہ اہلِ سنت، جامعہ نقشبندیہ رضویہ ، سانگلہ ہل

مکتبہ قادریہ ، جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ ، لاہور

ضیاء القرآن پبلیکیشنز ، گنج بخش روڈ ، لاہور

جامعہ رحمانیہ ، ۲۰۵ - شادمان ، لاہور

محسن کلینک ، بلال کالونی ، گلشنِ راوی - لاہور

فون نمبر برائے رابطہ = ۴۸۰۰۰۴

انتساب!

عُلمائے اہلِ سُنّت کے نام جن کی کوششوں سے نوجوانانِ ملّت کے دلوں میں اپنے اَسلاف کی محبّت کے نقوش کندہ ہیں ـــ اور

اِنْشَاءَاللّٰہ

اسی طرح کندہ رہیں گے ـــ بقول اقبالؒ :

ع : ذرا نم ہو تو یہ مٹّی بڑی زرخیز ہے ساقی

فہرست

عَلِّمُوا أَوْلَادَکُمْ

محبتِ رسول اللہ

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

احوالِ واقعی

بچپن میں مولانا محمد عنائت اللہ کا نام سُنا۔ پھر باتیں سُنیں لیکن ملاقات کی سعادت سے محرومی رہی۔ لیکن ٹھہریئے! ـــــ اگر ملاقات فقط ملنے مِلانے اور پڑھنے پڑھانے پر موقوف نہ ہو تو پھر میں دعوٰی کر سکتا ہوں کہ میں نے مولانا سے ملاقاتیں بھی کی ہیں، ان کی باتیں بھی سُنی ہیں۔ یہ ملاقاتیں ان کتب کے توسّط سے ہوئی ہیں جن کو مولانا اپنی زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ سمجھتے تھے۔ ان کتابوں کو میں نے پڑھا اور پڑھتے پڑھتے ان کرم خوردہ مسوّدوں تک جا پہنچا جو نہ جانے کب سے کسی قدردان سے داد کے طالب تھے۔ اگر یہ کہوں کہ ـــــ

مولانا نے زندگی کی ساری کمائی کتابیں خریدنے پر صرف کی تو غلط نہ ہوگا کیونکہ میرا تجربہ یہ ہے کہ جو کتاب، دورانِ تعلیم منہاج القرآن کی وسیع لائبریری سے نہ ملتی وہ مجھے مولانا کے کتب خانے سے مل جاتی۔ اس صاحبِ مطالعہ شخص نے میری ساری توجّہ اپنی طرف کھینچ لی۔ اور ساتھ ساتھ مجھے تجسّس میں ڈال دیا کہ ایک ایسا شخص جس نے ملک ملک سے اتنی کتابیں اکٹھی کیں ان پر دورانِ مطالعہ، اپنے نوٹس لگائے اس نے اتنی کم تصانیف کیوں چھوڑی ہیں؟

بس پھر کیا تھا ـــــ! الماریاں کھنگالی گئیں۔ مولانا کے اہلِ خانہ سے پوچھا۔ مختلف احباب سے رابطہ کیا اور خدا لتے محنت کا یہ صلہ عطا کیا کہ مولانا کی محنت کا کچھ

حصہ وصول ہوگیا۔ بعض کتب کے پورے کے پورے مسوّدات مل گئے، بعض کے آدھے اور بعض کی تلاش جاری ہے۔ اصل میں مولانا کی کتب کی تعداد ہزاروں تک ہے جو مختلف جگہوں پر سالہا سال سے الماریوں میں بند تھیں ان میں سے بڑے علمی و فکری موضوعات پر مختلف کتابوں کے مسوّدے ملے ہیں جو انشاء اللہ بہت جلد آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

مولانا کے تحریر شدہ مناظرے مجھے استاذی المکرم علامہ ذوالفقار علی رضوی کی وساطت سے پروفیسر اسلم باجوہ صاحب سے ملے تھے جسے میں نے قابلِ مطالعہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ یہ کوشش کہاں تک کامیاب ہوئی اس کا جواب آپ دیں گے۔

مولانا کے تحریر کردہ پانچ رسائل "مقالاتِ شیرِ اہلِ سُنّت" کے نام سے عنقریب آپ کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

اس ضمن میں چند ہستیوں کا ذکر کرنا ناگزیر ہوگا۔ کیونکہ ان ہی کی بدولت میں اس قابل ہوا کہ دو چار ٹیڑھے میڑھے لفظ لکھ سکوں ______

ان میں سرِفہرست علامہ مفتی محمد خاں قادری مدظلہ العالی ہیں۔ جن سے درسی کتابوں کے علاوہ بزرگوں کو پڑھنا بھی سیکھا ہے۔ جنہوں نے ہمیں بزرگوں کا احترام سکھایا ہے۔ ان کو دیکھ کر کتابوں سے لگن پیدا ہوئی۔ ان کی بے لوث خدمت کو دیکھ کر اسلاف کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ مولانا محمد عنائت اللہ کی بعض مطالعہ شدہ کتابیں دیکھ کر مفتی صاحب نے یہ الفاظ فرمائے تھے: ___

"لگتا ہے مولانا بڑے صاحبِ مطالعہ شخص تھے"۔

استاذی المکرم علامہ ذوالفقار علی رضوی نے بعض ضروری معلومات فراہم کیں اور ہمیشہ کی طرح شفقت فرماتے ہوئے طباعت میں معاونت فرمائی۔

تیسری ہستی مولانا عبدالحکیم شرف قادری مدظلہٗ کی ہے جو ہمیشہ طالب علموں

کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔ اور اس معاملے میں بھی حوصلہ افزائی کے ساتھ مفید مشوروں سے نوازا۔

ان مناظروں سے بہت سی باتیں میں نے عمداً حذف کر دی ہیں کیونکہ ان کو طبع کروانے کا مقصد ایک علمی کام کی حفاظت ہے نا کہ کسی کی دلآزاری۔ ہمارے بعض احباب سخت زبان میں لٹریچر چھاپ کر سمجھتے ہیں کہ شاید یہ وقت کی ضرورت پوری کرے۔ حالانکہ یہ بات خود فریبی کے سوا کچھ نہیں۔ بات کا عام فہم اور آسان زبان کے ساتھ دلآزار ہونے سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔ مولانا عبدالحکیم شرف اپنے تجربات کی روشنی میں تحریر فرماتے ہیں:

"ہمارا مقصد ایسا لٹریچر تیار کرنا ہونا چاہیئے جس سے عقائد کی درستی کے ساتھ ساتھ عمل کی اہمیت اجاگر ہو۔ کیونکہ انسان کی دینی زندگی کو اگر ایک پرندہ قرار دیا جائے تو عقیدہ اور عمل دو پَر ہوں گے اور ظاہر ہے کہ ایک پَر کے ساتھ پرواز کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔"

شروع میں مولانا کے حالات بھی آ گئے ہیں جس کے لیے میں مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے رضائے مصطفےٰ کے بعض پرانے شمارے عطا کیے۔

اپنے بھائی حافظ مبشّر احمد کا مشکور ہوں کہ انہوں نے طباعت و کتابت کی طرف سے بے فکر کر دیا۔ محمد ایوب قادری اور اکبر علی خاں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مسوّدہ کو پڑھ کر مفید مشورے دیئے اور آخر میں عرض ہے کہ اگر کوئی غلطی نظر آئے تو اسے میری طرف منسوب کیا جائے مولانا اس سے بری ہوں گے۔ کیونکہ

؎ عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے دلوں پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد عنایت اللہ سے شیرِ اہلِ سنت تک کا سفر

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

عزم واستقلال سے روشن پیشانی، تدبیر و فراست کی غماز آنکھیں، سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق داڑھی، بارعب مونچھیں، مجاہدانہ جلال کا حامل چمکتا دمکتا چہرہ، چوڑا سینہ، بھرا ہوا جسم، درمیانہ قد، گفتگو کا انداز تیز مگر پُرجلال اور متین —— یہ تھے شیرِ اہلِ سنت، علامہ محمد عنایتُ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ !!

ابتدائی حالات

مناظرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد عنایت اللہ ۱۹۱۹ء بمطابق ۱۳۳۸ھ شیخوپورہ کے موضع ہردو بریار میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام نواب دین تھا۔ جن کا آبائی پیشہ زمیندارہ تھا۔ آپ نے ابتدائی کتب درس نظامی مولانا احمد دین صاحب سے سکھیکی منڈی (گوجرانوالہ) کے مقام پر پڑھیں۔ صرف ونحو حضرت استاد العلماء قاضی عبدالسُبحان کھلابٹی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھیں، جو کہ اہلِ سنّت وجماعت کے ایک بڑے مناظر گذرے ہیں۔ آپ نے اپنے دور میں مخالفین اہلِ سنّت کا ہر علمی محاذ پر مقابلہ کیا اور انہیں شکستِ فاش سے دوچار کیا۔ آپ کے مناظرے[1] عرصہ ہوا لاہور سے طبع ہوئے تھے جو کہ راقم کے پاس موجود ہیں۔ علاّمہ کھلابٹی ان دِنوں علی پور شریف (سیالکوٹ) میں مسندِ درس سجائے ہوئے تھے۔ بعد ازاں حضرت شیر اہلِ سنّت نے معقولات اور علم نحو حضرتِ خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ کوٹ مٹھن شریف (ڈیرہ غازی خان) کے دربار پر قائم

---

[1] ان کے ۶۰ مناظرے طبع شدہ موجود ہیں۔

مدرسہ میں مولانا خدا بخش صاحب سے پڑھے۔

بریلی شریف میں حاضری

ہوا یوں کہ حضرت شیرِ اہلِ سنّت اپنے کسی ذاتی کام سے چک جھمرہ کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت محدّثِ اعظم مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد علیہ الرحمہ چک دھیڑ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ سب کام چھوڑ کر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جہاں محدّث اعظم علیہ الرحمہ نے آپ کو بریلی شریف میں حاضر ہو کر کسبِ فیض کرنے کا مشورہ دیا۔ اُن کے مشورہ کے مطابق آپ امرتسر سے ہوتے ہوئے بریلی شریف حاضر ہو گئے جہاں آپؒ نے "دارالعلوم منظر اسلام" میں داخل ہو کر اصول کا درس حضرت علامہ مولٰینا شمس الدین علیہ الرحمہ سے لیا۔ کتبِ احادیث کا درس حضرت محدّثِ اعظم ابوالفضل مولٰینا سردار احمد علیہ الرحمہ سے لیا۔ اس طرح آپ نے تکمیلِ علوم وفنون کے بعد سندِ فراغت و دستارِ فضیلت حاصل کی۔

بیعت و خلافت

آپؒ کی طبیعت میں قلندرانہ رنگ شروع ہی سے نمایاں تھا۔ دورانِ تعلیم حجۃ الاسلام حضرت مولانا احمد حامد رضا خاں علیہ الرحمہ نے آپ کو مضافاتِ بریلی کے ایک محلہ میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دینے کے لیے بھیج دیا۔ باوجود طویل فاصلہ کے آپ عشاء کی نماز کے بعد دورانِ تعلیم کا پورا عرصہ حضرت حجۃ الاسلام کی خدمت میں حاضری دیتے رہے حتیٰ کہ ساری ساری رات ان کے پاؤں دباتے گزر جاتی۔ آپ کی اس بے لوث خدمت کے باعث حضرت حجۃ الاسلامؒ نے آپؒ کو خاص لطف وکرم سے نوازتے ہوئے اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی کی دستارِ خلافت سے نوازا۔

دورانِ تعلیم والدہ محترمہ کی وفات

بریلی شریف میں دورانِ تعلیم آپ کو اپنی والدہ محترمہ کی وفات کی خبر ملی جسے سن کر آپ آبدیدہ ہو گئے۔

آپ کی پریشانی دیکھ کر حضرت محدّثِ اعظم علیہ الرحمہ نے آپ کو اسباق جاری رکھنے کی تلقین کی اور ساتھ ہی یہ تسلّی دی کہ اسباق کا ضیاع ساری زندگی تیرے ساتھ ناکامیوں کو وابستہ کر دے گا جبکہ بعد میں والدہ مرحومہ کی قبر مبارک کی زیارت کر کے اپنے دل کو آرام پہنچا لینا۔ حضرت شیرِ اہلِ سنّت نے ان کی اس بات کو اپنے پلّے باندھ لیا اور اسباق کے تسلسل کو جاری رکھا۔ مقررہ چھٹی پر اپنی والدہ مرحومہ کی قبر کی زیارت کر کے اپنے لیے حج کا ثواب محفوظ کر لیا۔

تدریسی زندگی کا آغاز

دار العلوم حزب الاحناف کو یہ شرف حاصل ہے کہ علم و عرفان کی اس مایۂ ناز ہستی نے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز اس دار العلوم سے کیا۔ یہاں آپ کو صدر مدرس کا عہدہ پیش کیا گیا۔ بعد ازیں آپ حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر انہی کے مدرسہ میں علم و حکمت کے موتی لٹاتے رہے۔

امرتسر میں دارُالعُلوم کا قیام

آپؒ نے تبلیغ دین اور اشاعتِ اسلام کے لیے امرتسر کے محلہ شریف پورہ میں ایک عظیم الشان دار العلوم قائم کیا جو کہ اپنی اٹھان کے لحاظ سے آگے چل کر ایک عظیم ادارہ بنتا لیکن اس دوران تحریکِ پاکستان شروع ہوگئی۔ اور آپ ہجرت (MIGRATION) کر کے معہ کتب جامعہ حزب الاحناف تشریف لے آئے۔ نقل مکانی کے دوران آپ کی بعض اہم کتب گم ہوگئیں۔ جن میں سے "المورد الروی" کا تذکرہ آپ بارہا مرتبہ اپنے شاگردوں سے کرتے رہتے تھے۔ اس سے آپ ان کی کتب سے محبت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

سانگلہ ھل میں آمد

لاہور میں کچھ عرصہ قیام کے بعد آپ سانگلہ ھل تشریف لے آئے۔ جہاں آپ نے ایک بہت بڑی جامع مسجد

تعمیر کروائی جو شان و شوکت، حسن و جمال میں پاکستان کی چند مساجد میں سے ایک ہے۔ آپ کی آمد کے وقت جامع مسجد ایک عام عبادت گاہ تھی لیکن آپ نے اپنی مساعی جمیلہ سے اسے ایک بہت بڑے اسلامی مرکز میں تبدیل کر دیا۔ جامعہ نقشبندیہ رضویہ کا قیام آپ نے حضرت محدّثِ اعظم کے مشورے سے کیا۔ جہاں آپ شبانہ روز محنت کر کے طلباء کو تیار کرتے رہے جو سینکڑوں کی تعداد میں فارغ ہو کر دینِ اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں

بیرونِ ملک خدمات

آپ کی خدمات صرف اندرونِ ملک تک ہی محدود نہ تھیں بلکہ بیرونِ ملک بھی آپ تبلیغ دین کے لیے جاتے رہے۔ اس سلسلے میں جون ۱۹۷۹ء میں آپ پیر عبد القادر جیلانی کی دعوت پر انگلینڈ (ENGLAND) تشریف لے گئے جہاں آپ نے ہزاروں افراد کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ یہ وہ دور تھا جب لندن میں غلام اللہ خان دیوبندی اپنے خطابات سے فضا کو مکدر کر چکا تھا۔ آپ نے بڑی محنت شاقہ سے فضا کو کنٹرول کیا اور پھر سے اہل سنت و جماعت کے لیے تبلیغ کی راہیں ہموار کیں۔

راہِ حق میں قید و بند کی صعوبتیں

دینِ حق کا کام کرنے والوں کو مشکلات کا سامنا کرنا ہی پڑتا ہے۔ ۱۹۵۹ء میں نجدی وہابیوں کی سازش کے تحت آپ کو پابند سلاسل کر دیا گیا۔ مشہور عالم دین مولانا ابو داؤد صادق صاحب بھی اس قید میں ساتھ تھے۔ آپ کو شیخوپورہ، میانوالی اور ملتان کی جیلوں میں رکھا گیا۔ ظلم و ستم اور بے جا الزامات کی بوچھاڑ کے باوجود آپ کے پایۂ استقلال میں رتی بھر فرق نہ آیا۔ ۱۷ ماہ بعد عدالت نے آپ کو باعزت طور پر بری کر دیا۔

غروب

حضرت شیرِ اہلِ سنت نے دورانِ تبلیغ بڑی محنت و مشقت سے زندگی کے دن گزارے۔ مسلسل محنت کے باعث آپ کافی کمزور ہوگئے تھے۔

اسی دوران آپ کو جگر کی تکلیف شروع ہوگئی جو آپ کی وفاتِ پُرملال کا سبب بنی۔ وفات سے قبل آپ نے اپنے شاگرد رشید حضرت علامہ مولینا ذوالفقار رضوی صاحب کو بلاکر فرمایا کہ "مجھے ابھی ابھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ بیداری میں زیارت نصیب ہوئی ہے۔" نیز وفات سے قبل خوشبوؤں کے اتنے فوارے پھوٹے جنہیں ہر شخص بخوبی محسوس کرسکتا تھا۔ قصہ مختصر ۲۲ اپریل ۱۹۸۱ء کو، ۶۲ سال تک علم وعرفان کا یہ سورج اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ چمکنے کے بعد، غروب ہوگیا۔

؎ چو مرگ آید تبسم برلب اُوست

آپ اکثر مخالفینِ اہلِ سنّت خصوصاً مولوی غلام اللہ خان کو مخاطب کرکے فرمایا کرتے تھے کہ مرنے کے بعد تیری شکل بدل جائے گی کیونکہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے اور میری موت کے بعد میرا چہرہ رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نوازشوں کا مظہر ہوگا۔

آپ کے اس ارشاد کا مشاہدہ اس طرح ہوا کہ آپ کے وصال کے بعد آپ کی میت کو سخت تیز دھوپ میں سانگلہ ہل کے مرکزی چوک میں رکھدیا گیا کہ مخلوقِ خدا، عاشقِ مصطفےٰ کے چہرے کے انوار سے اپنی آنکھوں کو منور کرے اور اپنے سینہ میں عشقِ مصطفےٰ کی ٹھنڈک محسوس کریں۔

دوسری طرف محمد بشیر کے بقول جب مولوی غلام اللہ کی میت والا تابوت ائیرپورٹ پر اتارا گیا تو اس پر واضح لکھا گیا تھا کہ اس تابوت کو نہ کھولا جائے کیونکہ لاش کا چہرہ خراب ہوچکا ہے ــــ گویا یہ میت کسی بے ادب کی ہے، منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے۔

پس ماندگان

آپ نے اپنے پس ماندگان میں دو بیٹے، اور تین بیٹیاں چھوڑیں۔ آپ کا بڑا بیٹا حافظ قرآن ہے اور فوج میں میجر

کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جبکہ دوسرا بیٹا دارالعلوم کے جملہ انتظامات کا بار اٹھائے ہوئے ہیں۔

شوقِ مطالعہ اور کتابوں سے لگن

آپ کو مطالعہ کتب سے انتہادرجے کا عشق تھا۔ اس ضمن میں آپ کے خادم صوفی جلال دین صاحب کی زبانی ایک واقعہ سنیئے۔

"آپ اکثر رات کو جب تقاریر سے فراغت کے بعد گھر تشریف لاتے تو مجھے فرماتے کہ اگر کہیں سے ہو سکے تو مجھے بکری کا دودھ لادو۔ آپ اس دودھ سے اپنی آنکھوں سے دھوڈالتے اور فرماتے کہ اس سے نیند دور ہوجاتی ہے اور مطالعہ بھی خوب ہوجاتا ہے۔

نیز اس کی شاہد وہ کتب اور ان پر آپ کے لکھے ہوئے حواشی ہیں جو آج بھی آپ کی لائبریری میں موجود ہیں۔ ان میں سے چند کا عکس بھی پیش خدمت ہے۔

عکسوں کی تفصیل

آئندہ صفحات میں حضرت شیر اہل سنت کے قلمی نوٹس کا عکس دیا جا رہا ہے جس سے آپ کی روشِ تحقیق و جستجو پر بخوبی روشنی پڑتی ہے اور آپ کی سعی و کوشش واضح کرتی ہے کہ :

ع فقط رو لینے سے بدلتے نہیں ہیں قوموں کے دن
جانفشانی بھی ہے لازم اشک فشانی کے ساتھ

ان کتابوں میں تصوف ، حدیث پاک اور دیگر کتب کے نوٹس کا انتخاب اس لیے کیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مولانا نہ صرف ایک شعلہ نوا خطیب تھے بلکہ ایک نکتہ رس مدرس اور قابلِ تقلید محقق بھی تھے ۔

ع پیدا کہاں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

پہلا عکس چھ صفحات فتوحات مکیہ ج اول ص۱۷ تا ص۲۲
دوسرا عکس تہذیب الاحکام ا صفحہ ص۲۳
تیسرا عکس دو صفحات عمدۃ القاری ج ۱۱ ص۲۴ تا ص۲۵
چوتھا عکس دو ” ” ج ۱۹ ص۲۶ تا ص۲۷
پانچواں عکس دو ” ” ج ۲۰ ص۲۸ تا ص۲۹
چھٹا عکس دو ” ” ج ۲۳ ص۳۰ تا ص۳۱

[illegible] مسئلہ برحق ہے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ختم نبوت ۱۷ و ۹۰
[illegible] ۲۹۲ و ۳۵ و ۸۶
۲۰۳ ۲۲۲ ۲۲۹
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج شریف [illegible] جسمانی ہوا ہے ۷۹
وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ کی تفسیر [illegible] ۷۶
[illegible] علما کی تفسیر [illegible] دیوبند [illegible] ۷۶
وان من شیء الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقہون تسبیحہم [illegible] حقیقت پر محمول ہے ۵۹ و ۱۲۰
حروف [illegible] مفصل کلام ۶۵ تا ۷۸
القلب [illegible] الکون [illegible] حاضر [illegible] ولی کا منکر [illegible] ۷۸
[illegible] جوامع الکلم [illegible] ۸۶ [illegible] اول مخلوق ہیں ۱۶
[illegible] انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن ۹۲ و ۹۲ ۹۷
رأیت ربی فی صورۃ شاب [illegible] ۹۷ سرکار شیخ اکبر [illegible]
[illegible] بیت اللہ [illegible] ۹
[illegible] الرحمن الرحیم [illegible] سرکار شیخ [illegible] ۲
حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ [illegible] ان اللہ خلق آدم علی صورتہ ۱۰۶
حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اول مخلوق ہیں ۱۰۸ و ۱۱۸
[illegible] سرکار شیخ کی زبانی ۱۱۵
عقل تعلم [illegible] ۹۲ و ۹۲ و ۱۱۱
اللہ تعالیٰ نے جہان کو کس طرح [illegible] ۱۲۲
[illegible] انسان خلیفہ کس طرح ۱۲۳

۱۶

سرکار شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا [illegible] ۵۶ و ۵۰

اولیاء کرام کا صدقہ جہان قائم ہے علوم لدنیہ حتیٰ کہ اسکے دلائل اولیاء کرام کے علوم غیبیہ ۳۱۰۸۹ ۳۲ تا ۳۴

حروف ہجا کی بحث انکے نکات انکی تقسیم عجیب و غریب انگیز ۵۲ تا ۹۱

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام حیات ہیں جسم کی حیاتی روح کی حیاتی کا ایک اثر ہے

مثل نور الشمس الذی فی الارض من الشمس الخ مسئلہ قابل حفظ ۵۸

حروف مقطعات ہر کلام شریف ۵۹ — مرج البحرین یلتقیان کی تفسیر ۶۰

الواحد لیس بعدد والاعداد کلہا واحد و ظہور الواحد ۶۳ — وحدۃ الوجود تو ہے

حضرت شیخ کی کتب کا مطالعہ وہ کرے جو عارف ہو ورنہ خاموش رہے ۷۶

غوث کی تعریف ۷۹

قرآن میں ہر علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل نزول تھا [illegible] ۸۳

[illegible] سرکار صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] شان صدیق [illegible] ۸۶

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۸۸ اللہ تعالیٰ کا جسم [illegible] تشبیہ [illegible] ۱۹

علم کا معنی اور دلیل کیا ہے ۹۱ اولیاء کرام کی شان عظمت ۹۳

(قاعدہ علم کلیہ)

بعض احادیث نزد اہل اللہ صحیح ہیں نزد اہل نقل صحیح نہیں [illegible] ۱۰۴ تا ۱۰۵

علم [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سرکار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ [illegible] شان [illegible]

لوح محفوظ ہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] غیب

عالم چار ہیں عالم [illegible]

انسان کی چار قسمیں ہیں ۱۲۲ — سرکار حواء کی خلقت ۱۲۳ — انسان کا مکان استواء ۱۲۵

انسان عالم کبیر [illegible] ۱۲۶

[illegible] انسان کی [illegible] ۱۲۶

جنوں کی خلقت [illegible] ۱۳۲ — ختم نبوت ۲۰۳ و ۲۲۲ و ۲۲۹

(فلا رسول بعدی ولا نبی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختار ہیں [illegible] کا معنی [illegible] ۱۳۵

لولاک یا محمد ما خلقت الدنیا ۱۳۷ — ھو الاول والآخر والظاہر والباطن وھو بکل شیء علیم ۱۳۷

معراج ہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳۷ فوجدت بردانامله فعلمت علم الاولین والآخرین

حاضر و ناظر [illegible] ۱۴۲ — حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں [illegible]

[illegible] ۱۴۵ ختم نبوت [illegible]

[illegible] ۱۴۶

وان من شیء الا یسبح بحمدہ حقیقت پر محمول ہے سرکار شیخ اکبر کا خود تسبیح سننا ۱۷۱

سرکار سلیمان علیہ السلام کا ہر مخلوق کو دعوت دینا ۱۷۳

اولیاء کا کئی شکلوں میں جلوہ گری فرمانا ۱۸۲ — سرکار عیسیٰ علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۱۸۴

سرکار خضر علیہ السلام اب تک حیات ہیں [illegible] ۱۸۶

ولی کا تصرف فاسق پر [illegible] واقعات ۱۸۷

[illegible] ۱۹۹

لوح محفوظ کا علم [illegible] ۳۲۶

[illegible] ۲۱۴ — حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کلیہ فعلمت علم الاولین والآخرین

[illegible] کا معنی ۲۱۶

وعلم آدم الاسماء کلہا

[illegible] ۲۴۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ۲۶۳

سرکار آدم علیہ السلام سے پہلی مٹی سے اللہ تعالیٰ کیا زمین پیدا فرمائی ہے اُسکی سیر مرف اولیاء کرام
ہی کرتے ہیں اسکا بیان مفصل ۱۲۶ تا ۱۳۱

آدم کا دم نوح کی روح والی حدیث جو عند اہل الکشف اور اسکا معنی مرزائی کی کشی ۱۲۷

اولیاء کرام کا کئی اشکال میں موجود ہونا حق ہے اسپر ابو فخر کرمانی کا واقعہ ۱۲۷

سرکار ذوالنون مصری کا داخلہ اُسی زمین میں صخر کبیر کو حیلہ ہو جائے مینر بڑے تو یہ اُنکو دیکھ کر
فرمایا حاضر ناظر کا مسئلہ ہے زبلحر ۱۲۸ سرکار سیدی شیخ اکبر کا داخلہ ۱۲۷

جو چیزیں اس زمین میں محال ہیں اُنکی اس زمین میں اُن کا وقوع ہوتا ہے ۱۳۰

سرکار عیسیٰ علیہ السلام کا نزول شریف ۱۵۰ اور ۱۸ ۱۵۵

ابدال ساتھ ہیں کا صدقہ دنیا قائم ہے اور اُنکے علوم [illegible]

اوتاد کا صدقہ دنیا قائم ہے اور اُنکے علوم کی فہرست بھی ۱۶۰

من رآنی فقد رآنی ولی کی شان ہے ۱۶۷ اللہ تعالیٰ ذکر کن سے خطاب کرو [illegible] ۱۶۸

سرکار شیخ اکبر منزل [illegible] میں داخلہ اور وقت ۱۷۳ صوفیہ کا خرقہ پہننا حق ہے ۱۸۷

بیعت کے بارے میں عقیدہ سرکار شیخ اکبر کا [illegible] ۱۹۶

سرکار عمر کی شان زریں ۲۰۰ سرکار سیدنا غوث اعظم کی شان زریں اور تصرف

یا یتکلم فی ایمہ الحدیث ۲۰۳ اولیاء کرام کے علوم کلیہ ۲۰۳ ۲۰۶

ولی کا پانی پر چلنا ۲۰۶

سماع کا [illegible]

ولی کا مافی الغیب کو جاننا ۲۱۷

علم یکند ۲۸ لاکھ [illegible] ۲۲۳ ۲۸۴ ۹۰

اوتاد کی [illegible] ہے [illegible] نزول عیسیٰ علیہ السلام ۲۲۲

العلماء ورثۃ الانبیاء کا معنی ۲۲۳ و ۲۵۱

خروج سرکار امام مہدی ۲۲۴

فیض دینے کا طریقہ ۲۲۷

درختوں کا ولی سے کلام کرنا ۲۲۸

عفا اللہ عنک لم اذنت لہم کا جواب ۲۳۰

ولا تقربا ہذہ الشجرۃ کا معنی ۲۳۱ کرامات کی اقسام ۲۳۴

سرکار احمد بن حنبل کا تربوز کو نہ کھانا اسکی وجہ ۲۴۷

مجذوبوں کی تین اقسام ہیں ۲۴۸ ولی کھانے پینے سے پاک ہوتے ۲۴۱

آسمان کے ستون اولیاء کرام ہیں ۲۴۹

[illegible] سے نماز روزہ بھی معاف ہو جاتا ہے ۲۵۰ انا جلیس من ذکرنی ۲۵۶

وراثت علماء کیسے ملتی ہے ۱۵۳ و ۲۷۹ انسان جن میں بکر کیوں ہے ۲۶۸

انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن کا معنی ۲۶۶

ہاروت ماروت ملائکہ نہ تھے ۲۶۱

سرکار شیخ کے علوم لدنیہ ہیں ۳۲۵

نفخت فیہ من روحی کا معنی ۲۷۵

علمائے ظاہری کا حال سرکار شیخ کی زبانی ۳۲۵

ظاہری اور باطنی کے علوم میں فرق اور [illegible]

علم لدنی [illegible] والا سرکار علی کا فرمان [illegible]

[illegible] سرکار ابو مدین کے فرمان [illegible] ۲۷۹ و ۲۸۰

خناس کی دو قسمیں ۲۸۱

الہام کی تحقیق ۲۸۶

اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے وفات مبارکہ لبد پردہ شرین کے قبر میں

نماز میں پڑھنا دُور سے اشیاء کو دیکھنا وغیرہ دیوبندیوں کی وفات مبارکہ ۲۲۱

بزرگ بسطامی صاحب کے گھر کا ادب مساجد کیطرح ہونا ایک جنبی کا داخل ہونا اسکے کپڑے جل جانے ۲۲۱

شیخ کا کل انبیاء کرام سے ملاقات ۲۲۳ برکت کیا گیا افضلہ والی ۲۲۳

شیخ کا ہوا میں اڑنا ۲۲۵ بزرگ بسطامی کا پیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

مقام محمدی نہ دیکھ سکنا جل جانا مگر بزرگ شیخ کا ایک بال برابر مقام مبارک دیکھنا ۲۳۰

اولیاء [illegible] ۲۳۳ و ۲۴۶ و ۲۴۵

اعیان متقلب ہوتی ہیں یا نہ اسکی تحقیق ۲۳۶ قاعدہ ادبیہ

بزرگ دمشقی کا توبہ کا قصہ [illegible] ۲۵۵

پیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ اللہ نہیں خلیفہ کمال اصل والے کتنا ہے ۲۶۳

[illegible] ۲۶۲

پیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم دُور سے غائبانہ امداد فرماتے ہیں اور اسیر شکستہ اور

بزرگ شیخ [illegible] ۲۶۷

اولیاء کرام ہر شے کی تسبیح دُور نزدیک سے سنتے ہیں [illegible]

[illegible] ۲۷۲

اولیاء کرام کا ملائکہ کرام سے مجالس [illegible]

طی الارض شی ہے [illegible] ۲۷۷

[illegible] ۲۸۲

تہذیبُ الاحکام

۲۳۱ میت سیاہ کفن نہ دو ۲۳۲ سیاہ [illegible]

میت کو صرف دعا کرو ۲۵۳ میت پر جزع فزع نہ کرو جزع فزع کرنا [illegible]

[illegible]

سندی سے وضو نہیں ٹوٹتا ۱۷ اور ۱۹ حضرت علی کا وضو [illegible]

[illegible] کے سامنے حضور کا منہ نہ ہونا ۹۳ و ۹۶ و ۱۱۲

[illegible] حضرت علی کا [illegible] ۹۳

میت کو غسل دینے والا [illegible] ۱۰۲

[illegible] ۱۱۸ [illegible] ۲۲۳

[illegible] ۲۸۱ [illegible] ۲۸۶

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھا ہے ۲۹۶

جریدہ قبر میں رکھنی ۳۱۶

حضرت علی کا پیر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے

کے بعد غسل کرنا

معاذ اللہ یہ کیسا [illegible] ہے ۲۶۹

[illegible]

عمدة القاري

شرح صحيح البخاري

للشيخ الامام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

الجزء الحادي عشر

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه شركة من العلماء بمساعدة

ادارة الطباعة المنيرية

[illegible]

قوبل على عدة نسخ خطية

[illegible]

الصال ثواب حق ہے ۵۸ تا ۶۰ — اجتہاد [illegible]

مسعود قوم کی سزا ۲۰۱

نماء کا خطبہ فقیہہ بوجہ احمال روایت خلاف فتویٰ دیں تو ان کا فتویٰ [illegible] ۶۵

نفلی روزہ توڑ دے اسکی قضا ہے یا نہ اسکی تحقیق ۷۷ تا ۸۲ نذر حق پوری کرو ۱۲۶

شب برات کے فضائل مبارکہ ۸۲ و ۸۳ ساری زندگی ہر رات قرآن ختم کرنا اصحاب کی سنت ۸۹

حاضر و ناظر ۱۵۲

ایام بیض ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ روزوں کے فضائل [illegible] ۹۵ و ۹۶ و ۹۷

[illegible] سے عورتوں کو پردہ نہیں ہے لڑنا [illegible] ۹۹ سرکار انس کے حق میں دعائیں [illegible]

[illegible] ۱۰۰ [illegible] ۱۹۸

صلہ رحمی سے عمر کا اور رزق کا بڑھنا ۱۸۱ و ۱۹۱

ایام تشریق کے روزوں کا مسئلہ ۱۱۵ تراویح بیس (۲۰) [illegible] جمہور علماء کی

[illegible] آیات [illegible] علم (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) محدثین کا مذہب ۱۲۷ تا ۱۲۸

[illegible] ۱۳۰ (۲۰ رکعات [illegible])

لیلة القدر کی رات [illegible] ۱۳۳

[illegible] ۱۳۸ [illegible] ۱۲۵

شرکات حق [illegible] ۲۱۰ [illegible] ۲۱۱

تصویروں کا حکم [illegible] ۲۲۳ [illegible] ۲۵۲

[illegible] ۲۶۷

[illegible] ۱۲ [illegible] دیتا [illegible] جواب [illegible]

[illegible] خارجی کی ۵۶

کی [illegible] شان نزول ۲۵

[illegible] قبلی سے مراد کون [illegible] ۱۵۷

وحی بیت خارجیہ [illegible]

ردیف ۹ ۲۹

موت حیات کی شکل [illegible] ۵۲

[illegible] کی دلیل اول ۶۱

[illegible] سے مراد [illegible] ۱۱۰

[illegible] ۱۱۵ [illegible] ۱۳۲

حضور سیدنا امام اعظم [illegible] ۲۳۵

[illegible] ۸۸

[illegible] ۲۳۲

عمدة القاري

[illegible] ۱۳۲

للشرع الجفص من شيء

صحيح البخاري

للشيخ الامام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

المتوفى سنة ۸۵۵ ه

وما هو علم [illegible]

الجزء [illegible] عشر

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه شركة من العلماء بمساعدة

ادارة الطباعة المنيرية

[illegible]

تو يل حل صنة نسخ خطية

حقوق الطبع على هذا الشكل محفوظة لها

علم غیب ۲۸۱

[illegible]

۲۵

حضور انسان کا [illegible] لعنة الله سے مراد [illegible] ۶ قضا [illegible] ۲۰

کرامت طی الزمان طی المکان [illegible] ۲۸ [illegible] ۶۵

سورۃ نجم والا فضہ باطل [illegible] حضور [illegible] علم غیب [illegible] ۶۶

[illegible] ۷۹ ۸۵ تا ۸۹ حضور [illegible] ۹۷

کفار [illegible] والی آیات خارجی مومنین پر چسپاں کرتے تھے

یا ما لحمیہ [illegible] شان نزول [illegible] خارجی کی جواب ۱۰۲

لقمان علیہ السلام کا ذکر [illegible] ۱۱۱

[illegible] انبیاء کرام علیہم السلام کا قنوت [illegible] ۱۳۹ [illegible] ۲۰۷

[illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مروان [illegible] ۱۶۹

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنتوں دوزخیوں کا علم [illegible] ۱۸۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۱۹۶

[illegible] ۱۹۸

قول ام المومنین [illegible] ۱۹۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت باری [illegible] ۱۹۸

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کا علم تھا [illegible] ۲۲۱

اقسم على الله لابره ۲۵۶ [illegible] غضب رسوله صلى الله عليه وسلم ۲۵۰

بتوں کی پوجا کیسے شروع ہوئی ۲۶۱

ما انا بقارئ میں ما [illegible]

[illegible] کیف اقرأ آیا ہے [illegible] ۳۰۵

[illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ۳۰۸

عمدة القاري

شرح صحيح البخاري

للشيخ الامام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

الجزء العشرون

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه شركة من العلماء بمساعدة

ادارة الطباعة المنيرية

لصاحبها ومديرها محمد منير عبده اغا الدمشقي

(قوبل على عدة نسخ خطية)

(ادارة الطباعة المنيرية بشارع الكحكيين رقم ١ بمصر)

[illegible]

قبور کی زیارت کرنا [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دور سے دیکھنا [illegible] واللہ

[illegible]

ما تقول في هذا الرجل [illegible]

[illegible]

لا تفضلوا [illegible] على يونس [illegible]

[illegible]

قاعدہ کلیہ [illegible]

باب يدخل الجنة سبعون الفا بغير حساب (١١٥)

باب في الحوض ١٣٥

[illegible]

عمدة القاري

شرح

صحيح البخاري

للشيخ الامام العلامة بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني

المتوفى سنة ٨٥٥ هـ

الجزء الثالث والعشرون

عنيت بنشره وتصحيحه والتعليق عليه شركة من العلماء بمساعدة

ادارة الطباعة المنيرية

لصاحبها ومديرها محمد منير الدمشقي

قوبل على عدة نسخ خطية

الغرض صرف، نحو سے لے کر صحاح ستّہ تک کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس پر آپ کا حاشیہ موجود نہ ہو۔

آپ کو یہ پڑھ کر شاید حیرانی ہو کہ ان میں کئی کتب طب کی بڑی معرکۃ الآراء حیثیت کی حامل ہیں۔ ان پر بھی آپ نے اپنے تاثرات اور آراء درج کی ہیں راقم کو چونکہ فنِ طب سے کافی شغف ہے اور جب طب کی تعلیم کے حصول کے بعد ان کتابوں پر نظر ڈالتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ آپ اپنے دور کے صاحب الرائے ڈاکٹر تھے۔ میرے دل میں ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو شیرِ اہلِ سنّت کے تمام علوم پر حواشی کو جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ (انشاء اللہ) دورانِ سفر مطالعۂ کتب تو پورے علاقے میں معروف ہو چکا تھا۔

عُلماء ومَشائخ کا خراجِ تحسین!

غزالئ دَوراں علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

ایک دفعہ علّامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب اور حضرت شیرِ اہلِ سنّت اکٹھے سفر کر رہے تھے کہ دورانِ سفر ڈیرہ غازی خان کے قریب گاڑی میں سے ایک آدمی اٹھ کر حضرت شیرِ اہلِ سنّت کے پاس آیا اور آپ سے حضور علیہ السلام کے علم مبارک کے متعلق سوالات پوچھنے لگا کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپؐ کو علم غیب تھا یا کہ نہیں؟ اگر علم تھا تو پھر آپؐ کو حضرت عائشہؓ کے واقعہ قذف کی حقیقت کا علم کیوں نہیں ہوا تھا؟ آپ نے ایک دو بار ٹالا مگر وہ کسی طرح بھی پیچھا چھوڑنے پر آمادہ نہ تھا۔ آخر آپ نے اسے گردن سے پکڑ کر نیچے رکھ لیا اور خوب تواضع کی۔ جواباً اس نے آپ کی چھنگلیا کو منہ میں لے کر کاٹ ڈالا اور اس کاٹ کا زخم ساری زندگی موجود

رہا۔ آپ اس زخم کو دیکھ کر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں نے یہ زخم اپنی ماں عائشہ کے لیے کھایا ہے لہٰذا میری بخشش کے لیے یہ ایک زخم ہی کافی ہے۔

علّامہ غزالی دَوراں اس بات کو اکثر جلسوں میں بیان فرما کر مولانا کی غیرتِ ایمانی کو خراجِ تحسین پیش کیا کرتے تھے۔

علّامہ عبد الحکیم شرَف قادری

دورِ حاضر کے عظیم دانشور اور اہل سنت وجماعت نامور عالم دین علّامہ عبد الحکیم شرَف قادری راوی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ مضافاتِ میانوالی میں حضرت شیرِ اہلسنّت کا خطاب سنا تھا جس میں آپ نے الجوہر المنظم تصنیف لطیف علّامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کے کافی حوالے دیے تھے۔ اس کا نام میرے ذہن میں محفوظ رہا اور پھر عرصہ دراز کے بعد اس کتاب کو مکتبہ قادریہ، لاہور کی جانب سے نئی تزئین سے شائع کیا۔

پروفیسر علّامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری

پروفیسر طاہر القادری صاحب ایک دفعہ فاتحہ کے لیے دربار حضرت شیرِ اہلِ سنّت پر حاضر ہوئے۔ نعت خوانی کی محفل کے بعد آپ نے بتایا کہ حضرت شیرِ اہلِ سنت اُن کے والد گرامی علّامہ ڈاکٹر فرید الدین کے گہرے دوست تھے اور اکثر دورۂ جھنگ کے دوران انہی کے گھر قیام فرماتے تھے۔ پروفیسر صاحب نے حضرت شیرِ اہلِ سنّت کے سامانِ سفر کو بھی بیان کیا جو ایک کتابوں سے بھرے ہوئے صندوق اور سامانِ وضو پر مشتمل ہوتا تھا۔ آپ طاہر القادری کے ساتھ بڑی شفقت فرمایا کرتے تھے۔

مُفتی مُحمّد خان قادری

ہمارے زمانہ طالب علمی میں مخالفینِ اہلِ سنّت جہاں بھی سَر اُٹھاتے، کچلنے کے لیے یا تو مولانا محمد عمر اچھروی پہنچ جاتے یا حضرت شیر اہلِ سنّت بمع اپنے "اسلحہ" یعنی کتابوں سے بھرا ہوا صندوق، پہنچ جاتے تھے۔ آپ مخالفینِ اہلِ سنّت کے ساتھ خالص علمی انداز میں گفتگو فرماتے۔ لیکن ہٹ دھرمی کی صورت میں بڑے احسن انداز سے اپنا موقف مخالفین کے گوش گزار فرماتے تھے۔

مولانا غُلام مہر علی، چشتیاں

حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب مرحوم کے متعلق میں نے اپنی تصنیف " الیواقیت المہریہ " میں جو کچھ لکھا تھا، اس کی فوٹوسٹیٹ ارسال ہے۔ آپ اس سے استفادہ فرما سکتے ہیں۔ میں نے دو مناظروں میں ان کی عالمانہ و مناظرانہ گرفتیں دیکھی ہیں۔ اگر زبان کا ثقل نہ ہوتا تو وہ وقت کے امام المناظرین تھے۔ منقول دلائل مناظرہ میں چلتے ہوئے کسی علمی نکتہ میں بحث میں اپنی ساتھی علماء کے مشورہ کو وہ فوری قبول فرما لیتے تھے۔ اپنے پاس جمع شدہ ذخیرہ کے علاوہ جب بھی میں نے انہیں کوئی حوالہ یا نکتہ پیش کیا انہوں نے قبول فرمایا۔ چک ۱۵۱ ٹو۔ ایل ہارون آباد اور موضع جمیرا بورے والا میں مسئلہ علم غیب اور مسئلہ دعا بعد الجنازہ میں انہوں نے، مولوی شمس الدین گوجرانوالہ اور مولوی محمد یوسف رحمانی کو صریح شکست دی۔ چک ۱۰۱ ٹو ایل میں مسئلہ کفریاتِ دیوبندیہ میں میں مناظر تھا وہ میرے معاون تھے۔ مولوی اشرفعلی تھانوی کی عبارت حفظ الایمان جس میں اس نے کلمہ " ایسا " سے علم نبوی کو علم مجانین وحیوانات سے تشبیہ دی ہے۔ دیوبندی مناظر سے ایک گھنٹہ بحث ہوتی رہی بالآخر اس عبارت کو کفریہ ہونے سے دیوبندی مناظر نہ بچا سکا تو راہِ فرار اختیار کی۔

حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب کے معلومات ایک بحرِ ناپیدا کنار تھے۔ افادہ واستفادہ میں انہوں نے کبھی پہلو بچانے کی کوشش نہیں کی۔

وہ بہت محنت کرتے تھے۔ اور اسلوب وعظ میں وہ مسلکِ اہلسنّت کی استدلالی قوت کو اجاگر کرنے میں پوری قوت صرف کر دیتے تھے۔ ان کی محنت و مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ وہ ایک دفعہ سانگلہ سے چشتیاں میرے پاس صرف اس لیے تشریف لائے کہ مولوی صدیق حسن وہابی کی کتاب حضرات التجلی صرف میرے پاس ہے اور اس میں حقیقۃ محمدیہ کے حقائق عالم میں ساری و حاضر و ناظر ہونے کی تصریح والی عبارۃ نقل کر کے تشریف لے گئے : فقط

بندہ غلام مہر علی چشتیاں شریف

۲۷-۴-۹۲

عبارۃ "الیواقیت المہریہ"

ومن مشاهير فضلائنا المناظر الجليل والمفتى العلام مولانا محمد عنايت الله خطيب المسجد الجامع بسانگله من مضافات لائلپور ولد العلامه محمد عنايت الله ابن الصالح نواب الدين بقرية هردو بريار من مضافات شيخوپوره سنة الميلادية تسع عشرة بعد الالف وتسع مائة اخذ العلوم الابتدائية عن الفاضل احمد الدين ببلدة سكهيكى والصرف والنحو عن علامة العصر القاضى عبد السبحان بقصبة على پور الشريف من مضافات سيالكوٹ ثم الفقه والاصول عن العلامة شمس الدين ببريلى الشريف ثم بعض العلوم فى مدرسة مزار العارف الخواجه

غلام فرید رحمه الله تعالیٰ بکوٹ مٹھن الشریف من مضافات
ڈیرہ غازی خان ثم الحدیث الشریف بدار العلوم منظر الاسلام
ببریلی الشریف عن المحدث الکبیر والعارف الشهیر مولانا
سردار احمد رحمه الله بانی دار العلوم مظهر الاسلام بلائلپور
وشرف عنه بسند الحدیث وعمامة الفضیلة سنة الهجرية ثلث
وستین بعد الالف وثلثمائة ولبعد الفراغ عن العلوم تعین صدر
المدرسین بدار العلوم حزب الاحناف بلاهور فافاض العلوم فیها
مدة ثم درس العلوم زمانا بقصبة شرقپور بمدرسه العارف
الشرقپوری رضی الله عنه ثم اسس دار العلوم العظیمة ببلدة
امرتسر ثم هاجر سنة تقسیم الملک الی باکستان وتعین خطیب
المسجد الجامع ببلدة سانگلة المذکورة والی الآن یقیم ولیفیض
العلوم فیها یعظ فی اکناف الملک واشتهرت مواعظة فی استیصال
فتن الخوارج الوهابیة والدیوبندیة جمضا فی قریة نمرة ۱۵۱/ج-۲
من مضافات هارون آباد سنة الهجرية ثلاث وسبعین بعد
الالف وثلاثمائة فی المناظرة المنعقدة بیننا وبین الدیوبندیة
فی مسئلة علم غیب النبی الکریم العلیم علیه الصلوٰة والتسلیم
وعباراتهم الکفریة وکان دعا الدیوبندیة مناظرهم المولوی
شمس الحق من بلدة گوجرانواله فناظر به العلامة محمد عنایت الله
فی مسئلة العلم واثبته بالدلائل القاهرة ولطش علی شمس الحق لا
مفرله ولا مقر وناظرت بمناظرهم فی عباداتهم الکفریة المنهفة
فی شان سید المرسلین فلما قمت للمناظرة وعرضت عباراتهم الکفریة

المندرجة فی رسالتهم حفظ الایمان للتهانوی فبهت الدیوبندیة
وفروا من المناظرة بالفساد ومن یضلل الله فماله من هاد۔

حضرت ذوالفقار علی رضوی سے تعلقِ خاطر

سکھیکی منڈی میں دورانِ تعلیم مولانا محمد عبداللہ سلطانی علیہ الرحمۃ والد گرامی مولانا ذوالفقار علی رضوی اکثر حضرت شیرِ اہلِ سنّت سے شفقت کا اظہار فرمایا کرتے تھے اور آپ کے ذوقِ علم کی تعریف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت شیرِ اہلِ سنّت کو شروع ہی سے بزرگانِ دین سے والہانہ لگاؤ تھا۔ آپ کے شوق کے سبب مولانا محمد عبداللہ سلطانی علیہ الرحمۃ آپ کو اکثر عُرس کی محفلوں میں ساتھ لے جایا کرتے تھے۔

ایک دفعہ مولانا محمد عبداللہ سلطانی علیہ الرحمۃ نے آپ کو حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس پر ساتھ چلنے کی دعوت دی اور ساتھ حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ کی جاگتے ہوئے زیارت کروانے کا مژدہ جانفزا سنایا لیکن مقررہ دن سے قبل ہی مولانا محمد عبداللہ سلطانی علیہ الرحمۃ اس دارِ فانی کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں حاضر ہو گئے۔ مولانا عبداللہ سلطانی علیہ الرحمۃ کی وصیت کے بموجب آپ نے اہل خانہ نے حضرت شیرِ اہلِ سنّت کو اپنی فرزندی میں لے لیا۔ اور مولانا ذوالفقار علی رضوی کی ہمشیرہ کا نکاح حضرت شیرِ اہلِ سنّت سے کر دیا۔

استاذ العلماء مولانا محمد فاضل صدر مدرس جامعہ نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل

ایک دفعہ کوٹلہ ارباب علی خان ضلع گجرات میں دورانِ تقریر آپ خاموش ہو گئے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر آپ کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہوئے۔

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ عنایت اللہ کو اپنے سگوں میں شامل فرمالیں اور وقتِ نزع اپنی زیارت سے مشرف فرمائیں ۔ بس میری یہی آرزو ہے ۔

آپ کے ان الفاظ سے پورے مجمعے پر ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہوگئی اور واقعتہً آخری وقت حضور علیہ السلام نے آپ کو اپنی زیارت سے نواز کر آپ کا شمار اپنے خاص غلاموں میں فرمایا :

تلامذہ

آپ کے چند ایک تلامذہ کے نام مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ علامہ سیّد محمود احمد رضوی (شارح بخاری) مہتمم دار العلوم حزب الاحناف لاہور۔
۲۔ پیر سید امیر حسین شاہ صاحب سلطانی مہتمم دارالعلوم سلطانیہ رضویہ فیصل آباد ۔
۳۔ سید سوار حسین شاہ صاحب مہتمم دارالعلوم چراغیہ رضویہ گوجرہ ۔
۴۔ مولانا عبد اللطیف صدر مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ گھوڑے شاہ گوجرانوالہ ۔
۵۔ مولانا غلام نبی گکھڑوی مہتمم دار العلوم جامعہ لاثانیہ گکھڑ۔
۶۔ علامہ محمد ذوالفقار علی رضوی مہتمم دار العلوم نقشبندیہ رضویہ سانگلہ ہل
۷۔ حافظ بشیر احمد بھنڈور فاروق آباد ۔
۸۔ حافظ مہر محمد سلطانی صدر مدرس نقشبندیہ رضویہ ۔
۹۔ پروفیسر سعید احمد اسعد فیصل آباد ۔

جامعہ رضویہ سے فارغ التحصیل علماء کو لیکچر

حضرت محدّث اعظم علیہ الرحمہ نے آپ کو یہ اہم فرض سونپ رکھا تھا کہ آپ ہر جمعرات کو فارغ ہونے والے طلبہ کو مختلف موضوعات پر لیکچر دیا کرتے تھے۔

ان لیکچرز کو علماء وطلبہ بڑے ذوق وشوق سے سماعت کرتے تھے ۔ اس سے فارغ ہونے والے علماء کی فکر کو ارتقاء نصیب ہوتا تھا اور سوچ کی نئی راہیں کھلتی تھیں ۔

ان لیکچرز کی سماعت کے اعتبار سے علماء کی کثیر تعداد آپ کے تلامذہ کی صف میں شامل نظر آتی ہے ۔

تصانیف

آپ کی متعدد تصانیف ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں :

۱۔ مسئلہ نور وبشر پہ تحقیقی مقالہ
۲۔ مسئلہ حاضر وناظر پہ تحقیقی نظر
۳۔ ایمانِ والدینِ مصطفیٰ ؐ
۴۔ تفسیر اور علمِ تفسیر
۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور معلّمِ انسانیت
۶۔ فتوحاتِ مکیہ پر ایک تحقیقی مقالہ [1]

خاکپائے علمائے اہلِ سنت
محمود احمد ساقی
محسن کلینک ۔ بلال کالونی ۔ گلشن راوی لاہور
فون : ۴۸۰۰۰۴

[1] ان تصانیف کے علاوہ مختلف موضوعات پر آپ کا کیا ہوا کام موجود ہے جو عنقریب "مقالاتِ شیرِ اہلِ سنت" کے نام سے زیورِ طبع سے آراستہ ہو رہا ہے ۔

مناظرہ نمبر ۱

مابین

علامہ مفتی محمد عنایت اللہ

مولوی شمس الحق دیوبندی

(یہ مناظرہ چک نمبر ۱۵۷ ٹو۔ ایل ہارون آباد میں ہوا جس میں مفتی محمد عنایت اللہ کے معاون مولانا غلام مہر علی — اور دیوبندی عالم کے معاون مولوی محمد یوسف رحمانی تھے۔)

قارئین کرام ۔ اصل مناظروں کی تفصیل جاننے سے قبل چند باتیں آپ کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ باتیں راقم کے دلی جذبات کی آئینہ دار تو ہیں لیکن کتنا اچھا ہوتا اگر یہ مسلمان کہلانے والے نام نہاد انسان اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو اس طرز کا موضوعِ سخن نہ بناتے اور نہ ہمیں یہ باتیں کرنا پڑتیں ۔ ان لوگوں نے انبیاء علیہم السلام کی ذواتِ مقدسہ اور اُنکے علوم کو اپنی ناقص عقول پر پرکھنا کیا شروع کیا کہ پھر ان کی عقول رخصت ہوگئیں اور اس کی جگہ فقط انا کے بت اور عناد و بغض کا دھواں باقی رہ گیا جس کو چمنی نما غلیظ منہ سے اگلنا شروع کر دیا ۔ اگلتے رہے ۔ اگلتے رہے تاآنکہ اب تک اگل رہے ہیں ۔ ان کے لیے ہماری یہ چند باتیں آئینہ خود نما کا کام دیں تو کتنا اچھا ہو ۔ تو سُنیے ۔ غور سے پڑھیے کہ

دیوبندی جماعت کے دینی پیشوا مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں :۔

دوسری طرف شانِ رسالتمآب کو اپنی عقل سے تولنے والے فرقہ دیوبند کے طبقہ، علمائے سوء حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علمِ غیب (جوکہ کمالاتِ نبوّت سے ایک عظیم نشان ہے) کے منکر ہوئے ۔

۱ ۔ یُوں کہنے لگے ، پس جو شخص اللہ جل شانہٗ کے سوا علم غیب کسی دوسرے کو ثابت کرے وہ بیشک کافر ہے ۔ اس کی امامت اور اس سے میل جول ، محبّت و مؤدت سب حرام ہے ۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۱ ۔ ص ۲۰)

۲ ۔ علمِ غیب خاصّہ حق جل شانہٗ ہے (فتاویٰ رشیدیہ)

۳ ۔ اور عقیدہ رکھنا کہ آپ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو علمِ غیب تھا صریح شرک ہے ۔ (فتاویٰ رشیدیہ ۔ ج ۲ ۔ ص ۱۴۱) ۔

۴۔ علمِ غیب خاصۂ حق تعالیٰ کا ہے۔ اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاع کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ج ۳ ص ۴۳)

۵۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علمِ غیب جو خاصۂ حق تعالیٰ ہے ثابت کرے اس کے پیچھے نماز نادرست (لانہ کفر۔ کیونکہ یہ کفر ہے)۔
(فتاویٰ رشیدیہ۔ ج ۳۔ ص ۱۴۵)۔

۶۔ جب انبیاء علیہ السلام کو بھی علمِ غیب نہیں ہوتا تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۳)۔

۷۔ دیوبندی جماعت کے امام اوّل مولوی اسماعیل صاحب لکھتے ہیں:۔
"جو کوئی بات کہے کہ پیغمبرِ خدا یا کوئی امام یا بزرگ غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کے ادب منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب کی بات اللہ کے سوا کوئی جانتا ہی نہیں۔ (تقویۃ الایمان۔ ص ۲۷)

۸۔ جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس کچھ ایسا علم ہے کہ جب میں چاہوں اس سے غیب کی بات معلوم کر لوں اور آئندہ باتوں کو معلوم کر لینا میرے قابو میں ہے سو وہ بڑا جھوٹا ہے کہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور جو کوئی کسی نبی، ولی یا جن و فرشتہ کو امام یا امام زادے یا پیر و شہید، نجومی و رمّال یا جفّار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن رشی کو یا بھوت و پری کو ایسا جانے اور اس کے حق میں یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان۔ ص ۲۱)

۹۔ سو انہوں نے (یعنی رسولِ خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ غیب دانی۔ میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان و مال کے بھی نفع و نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں۔ اور غیب دانی اگر میرے قابو میں ہوتی تو پہلے ہر کام کا انجام معلوم کر لیتا۔ اگر بھلا ہوتا تو اس میں ہاتھ ڈالتا اگر بُرا معلوم ہوتا تو کاہے کو اس میں قدم رکھتا۔ غرضیکہ قدرت اور غیب دانی مجھ میں نہیں اور کچھ خدائی کا دعویٰ نہیں رکھتا۔ فقط پیغمبری کا دعویٰ

مجھ کو ہے۔ (تقویۃ الایمان۔ ص ۲۴)۔

۱۰۔ جو اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاؤ گے خواہ کتنا بڑا ہو۔ اور کیسا ہی مقرب۔ مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہے گا تو فلاں کام ہو جائے گا۔ کہ سارا کاروبار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلاں کی شادی کب ہوگی یا فلاں درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے ستارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے۔ کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ (تقویۃ الایمان۔ ص ۵۸)۔

اگر کسی طرح بدگمانی کو راہ نہ دی جائے تو تصویر کے پہلے رخ میں مسئلہ علم غیب اور قدرت و تصرف پر دیوبندی علماء کی جو عبارتیں نقل کی گئی ہیں انہیں پڑھنے کے بعد ایک خالی الذہن آدمی قطعاً یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکے گا کہ رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء و اولیاء کے حق میں علمِ غیب اور قدرت و تصرف کا عقیدہ یقیناً توحید کے منافی اور کھلا ہوا تصرف ہے اور لازماً اسے علمائے دیوبند کے ساتھ یہ خوش عقیدگی کہ وہ مذہب توحید کے سچے علمبردار اور کفر و شرک کے معتقدات کے خلاف وقت کے سب سے بڑے مجاہد ہیں۔

لیکن آہ! میں کن لفظوں میں اس سربستہ راز کو بے نقاب کروں کہ اس خاموش سطح کے نیچے ایک نہایت خوفناک طوفان چھپا بیٹھا ہے۔ تصویر کے اس رخ کی دلکشی اسی وقت تک باقی ہے جب تک کہ دوسرا رخ نگاہوں سے اوجھل ہے۔ یقین کرتا ہوں کہ پردہ اٹھ جانے کے بعد توحید پرستی کی ساری گرم جوشیوں کا ایک آن میں بھرم کھل جائے گا۔ قبل اس کے کہ میں اصل حقیقت کے چہرے سے نقاب اٹھاؤں آپ کے دھڑکتے ہوئے دل پہ ہاتھ رکھ کر ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔

فرض کیجئے! اگر آپ کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ علمِ غیب سے لیکر تصرف و اختیار تک جن جن باتوں کے اعتقاد کو دیوبندی جماعت کے ان پیشواؤں

نے رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء و اولیاء کے حق میں کفر و شرک اور منافیٔ توحید قرار دیا ہے۔ انہی ساری باتوں کو وہ اپنے گھر کے بزرگوں کے حق میں جائز بلکہ واقع تسلیم کرتے ہیں تو آپ کی ذہنی واردات کی کیا کیفیت ہوگی؟

کیا اس صورتِ حال کو آپ مذہبی تاریخ کا سب سے بڑا فریب نہیں قرار دیں گے اور اس سنسنی خیز انکشاف کے بعد آپ کے ذہن کی سطح پر ان حضرات کی جو تصویر اُبھرے گی کیا وہ رہگذر کے ان ٹھگوں سے کچھ مختلف ہوگی جو آنکھوں میں دُھول جھونک کر مسافروں کو لُوٹ لیا کرتے ہیں۔

اگر حالات کا یہ ردِّ عمل فطرت کے عین مطابق ہے تو نوٹ کر لیجئے جو صورتِ حال آپ نے فرض کی تھی وہ مفروضہ نہیں بلکہ امرِ واقعہ ہے۔ ہمارے اس بیش لفظ پر آپ اعتماد نہ کر سکیں تو ذہنی طور پر ایک حیرت انگیز تبدیلی کے لئے تیار ہو کر ورق اُلٹیئے ——— اور دیوبندی جماعت کے پیشواؤں کے وہ واقعات پڑھئے جن میں عقیدۂ توحید اور اسلام و ایمان کے سلامتی کے سوا سب کچھ ہے۔

عیب دانی کا اعتقاد، دلوں کے خطرات پر اطلاع، سینکڑوں میل کی مسافت سے مخفیات کا علم، ماں کے پیٹ میں کیا ہے! بارش کب ہوگی، کل آئندہ کیا پیش آئیگا، کون کب مرے گا، کس کی وفات کہاں ہوگی، دیوار کے پیچھے کا علم کیا ہے، اپنے ارادہ تصرّف سے مارنا، شفا بخشنا، بارش روکنا، بارش برسانا، امداد و دستگیری کے لئے آن واحد میں اپنی اپنی قبروں سے نکل کر دُور دُور تک پہنچ جانا، تصوّر کرتے ہی سامنے موجود ہونا، سارے جہان کا ایک نظر میں احاطہ کر لینا، مصیبت کے وقت غائب کو اپنی مدد کے لئے پکارنا، گذشتہ اور آئندہ کی خبریں دینا، یہ سمجھنا کہ ہر وقت ہمارے دل کے احوال کی خبر لکھتے ہیں، یہ سمجھنا کہ تصوّر کرتے ہی باخبر ہو جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ وہی ساری باتیں جنہیں علمائے دیوبند کی مذکورۃ الصدر کتابوں میں صرف خدا کا حق تسلیم کیا گیا ہے اور غیر خدا یہاں تک کہ رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق میں اسی طرح اعتقادات کو کفر و شرک قرار دیا ہے۔

لیکن کمالِ حیرت کے ساتھ یہ خبر وحشت اثر سنیئے کہ یہی خدائی کا منصب یہی کھلا ہوا کفر و شرک اور یہی توحید کے منافی اعتقادات علمائے دیوبند نے اپنے گھر کے بزرگوں کے حق میں بے چون و چرا تسلیم کر لئے۔

وفات کے بعد مولوی قاسم نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند کا جسمِ ظاہر کے ساتھ مدرسہ دیوبند میں آنا

قاری طیّب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند بیان کرتے ہیں کہ جس زمانہ میں مولوی رفیع الدین صاحب مدرسہ کے مہتمم تھے۔ دار العلوم کے صدر مدرسین کے درمیان آپس میں کچھ نزاع چھڑ گئی۔ آگے چل کر مدرسہ کے صدر مدرس مولوی محمود الحسن صاحب بھی اس ہنگامے میں شریک ہو گئے اور جھگڑا طول پکڑ گیا۔ اب اس کے بعد کا واقعہ قاری طیّب صاحب ہی کی زبانی سنیئے۔ موصوف لکھتے ہیں۔

اسی دوران میں ایک دن علی الصبح بعد نمازِ فجر مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا محمود الحسن صاحب کو اپنے حجرہ میں بلایا (جو دار العلوم دیوبند میں ہے) مولانا حاضر ہوئے اور بند حجرہ کے کواڑ کھول کر اندر داخل ہوئے۔

مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلے روئی کا لبادہ دیکھ لو۔ مولانا نے لبادہ دیکھا تو تر تھا اور خوب بھیگ رہا تھا۔ فرمایا کہ واقعہ یہ ہے کہ ابھی ابھی مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ جسدِ عنصری (جسم ظاہری) کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دم پسینہ پسینہ ہو گیا اور میرا لبادہ تر بتر ہو گیا اور یہ فرمایا کہ محمود الحسن کو کہہ دو کہ وہ اس جھگڑے میں نہ پڑے۔ بس میں نے یہ کہنے کے لئے بلایا ہے مولانا محمود الحسن صاحب نے عرض کیا کہ حضرت میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں کہ اس کے بعد میں اس قصے میں کچھ نہ بولوں گا۔ (ارواحِ ثلاثہ ص ۲۴۲)

مولانا نانوتوی صاحب کا خدائی تصرّف

اب ایک نیا تماشہ اور ملاحظہ فرمائیے قاری صاحب کی اس روایت پر

دیوبندی مذہب کے پیشوا مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنا ایک نیا حاشیہ چڑھایا ہے جس میں بیان کردہ واقعہ کی توثیق کرتے ہوئے موصوف نے تحریر کیا ہے یہ واقعہ رُوح کا تمثّل تھا اور اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں - ایک یہ کہ جسد مثالی تھا مگر مشابہ جسد عنصری کے - دوسری صورت یہ کہ رُوح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسدِ عنصری تیار کر لیا ہو (ارواحِ ثلاثہ ص۲۴۳) -

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ! دیکھ رہے ہیں آپ ؟ اس واقعہ کے ساتھ کتنے مُشرکانہ عقیدے لپٹے ہوئے ہیں - پہلا عقیدہ تو مولوی قاسم صاحب نانوتوی کے حق میں علم کا ہے کیونکہ ان حضرات کے نزدیک اگر انہیں علمِ غیب نہیں تھا تو عالم برزخ میں انہیں کیونکہ خبر ہوگی کہ مدرسہ دیوبند میں مدرسین کے درمیان سخت ہنگامہ ہو گیا ہے - یہاں تک کہ مدرسہ کے صدر مدرس مولوی محمود الحسن صاحب اس میں شامل ہو گئے ہیں چل کر انہیں منع کر دیا جائے -

اور پھر اُن کی رُوح کی قوتِ تصرف کا کیا کہنا کہ تھانوی صاحب کے ارشاد کے مطابق اس جہانِ خاکی میں دوبارہ آنے کے لئے اس نے خود ہی آگ، پانی، ہوا اور مٹی کا ایک انسانی جسم تیار کیا اور خود ہی اس میں داخل ہو کر زندگی کے آثار اور نقل و حرکت کی قوت ارادی سے مسلح ہوئی اور لحد سے نکل کر سیدھے دیوبند کے مدرسہ میں چلی آئی -

سوچنے کی بات یہ ہے کہ مولوی قاسم صاحب نانوتوی کی رُوح کے لئے یہ خدائی اختیارات کو بلاچون وچرا مولوی رفیع الدین صاحب نے بھی تسلیم کر لیا - مولوی محمود الحسن صاحب بھی اس پر آنکھ بند کر کے ایمان لے آئے اور تھانوی کا کیا کہنا کہ انہوں نے تو جسم انسانی کا خالق ہی اسے ٹھہرا دیا اور اب قاری طیب صاحب اس کی تشہیر فرما رہے ہیں -

ان حالات میں ایک صحیح الدماغ آدمی یہ سوچے بغیر نہیں رہ سکتا کہ رُوح کے جو تصرفات و اختیارات اور غیبی علم و ادراک کی جو قوتیں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مقربین کے حق میں تسلیم کرنا یہ حضرات کفر و شرک سمجھتے ہیں وہی اپنے مولانا کے حق میں کیونکر اسلام و ایمان مان لیا گیا ہے -

اس طرح کے کثیر واقعات ومشاہداتِ علمائے دیوبند ———

——— اور ان کی تفصیلات مجاہد ملت حضرت ارشد القادری کی کتاب زلزلہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں -

مناظرین کی گفتگو

مناظرہ کیلئے حضرت شیرِ اہلِ سنّت نے فرمایا کہ علم غیب کے متعلق اپنا عقیدہ لکھو - مناظر دیوبندی مولوی شمس الدین صاحب اور دیگر رفقائے دیوبند نے کہا کہ تم لکھو - حضرت نے عقیدہ علم غیب لکھا - حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ التحیۃ والثناء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے کُل شئے کا علم عطا فرمایا ہے لکھ کر دیوبندی مناظر کے سامنے رکھ دیا -

دیوبندی مناظر نے اپنا عقیدہ لکھ کر حضرت شیرِ اہلِ سنت کو دے دیا - تحریر یہ تھی :-

"اللہ تعالیٰ کو ذرّے ذرّے کے علوم ہیں - وہ بذریعہ الہام یا بذریعہ کشف یا بذریعہ وحی جتلا دیتا ہے جتنا چاہے"

حضرت شیرِ اہلِ سُنّت نے کہا کہ آپ نے جو تحریر دی ہے اس میں علوم الٰہیہ سے متعلق لکھا گیا ہے اور مناظرہ حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم شریفہ کے متعلق ہے -

حضور نبی پاک کا علم غیب شریف کتنا ہے اور آپ لوگ کتنا مانتے ہو - اپنا عقیدہ اس بارے میں تحریر کیا جائے -

جبکہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل شئے کا علم عطا فرمایا ہے - ساری خدائی کا علم عطا فرمایا ہے - عوام بولتے اللہ تعالیٰ نے حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کُل شئے کا علم اور ساری خدائی کا علم عطا فرمایا ہے -

مولوی شمس الدین اسی دوران بولے آپ لوگ یہاں مناظرہ کرنے آئے ہو یا

وعظ کرنے۔ حضرتِ موصوف نے جواب دیا آپ اپنا عقیدہ لکھ کر دیں تو پھر ہی مناظرہ ہوگا۔ جب آپ نے دوبارہ لفظ دُہرائے تو دیوبندی حضرات کے چہرے اُترے ہوئے اور رنگ فق تھے۔

آخر حضرت نے فرمایا ہم آپ کو دکھائیں گے کہ حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے کُل شئے کا علم دیا گیا ہے۔

آپ دیوبندی حضرات دکھائیں کہ حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہو کہ مجھے علم نہیں دیا گیا ہم حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کُل شئے کے علم کا اثبات پیش کرتے ہیں اور آپ کُل شئے کے علم سے انکار پیش کرو۔

آخر دس بجے دن کے یہ تحریر دی گئی۔

مناظر اہلِ سنّت شیرِ بیشۂ سنّت نے حضور کی بارگاہ میں کھڑے ہوکر استعانت طلب کی اور سرکارِ دوعالم کے علم شریف کا وسیلہ پیش کرتے ہوئے قرآن پاک کی آیت تلاوت فرمائی۔

تقریرِ اوّل

وما كان الله ليطلعكم على الغيب و لكن الله يجتبى من رسل من يشاء۔	یعنی اللہ تعالیٰ یوں نہیں کہ تم کو مطلع کردے غیب! ور لیکن اللہ تعالیٰ چھانٹ لیتا ہے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔
وَالْمَعْنٰى وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ اَنْ يَّصْطَفِىْ۔ مِنْ رُسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ فَيُطْلِعَهٗ عَلَى الْغَيْبِ۔ (تفسیر جمل)	معنی آیت کے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو غیب پر چھانٹ لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے مطلع کرتا ہے۔

آیت کریمہ کا شانِ نزول بحوالہ تفسیر خازن پیش کیا۔ جلد اوّل ص۳۰۲ مطبوعہ مصر

فَقَالَ الْكَلْبِىْ قَالَتْ قُرَيْشٌ يَا مُحَمَّدُ تَزْعَمُ اَنْ مَنْ خَالَفَكَ فَهُوَ فِى النَّارِ وَاللّٰهُ عَلَيْهِ غَضْبَانُ وَاَنَّ مَنْ اَطَاعَكَ وَتَبِعَكَ عَلٰى دِيْنِكَ فَهُوَ فِى الْجَنَّةِ وَاللّٰهُ عَنْهُ رَاضٍ فَاَخْبِرْنَا بِمَنْ يُّؤْمِنُ بِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَقَالَ السُّدِّىُّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَىَّ اُمَّتِىْ فِىْ صُوَرِهَا كَمَا عُرِضَتْ عَلٰى اٰدَمَ وَاُعْلِمْتُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِىْ وَمَنْ يَّكْفُرُ بِىْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالُوْا اسْتِهْزَاءً۔ زَعَمَ مُحَمَّدٌ اَنَّهٗ يَعْلَمُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرُ وَمَنْ يَّكْفُرُ مِمَّنْ لَمْ يُخْلَقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَهٗ وَمَا يَعْرِفُنَا تَبْلُغُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ۔ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِىْ عِلْمِىْ لَا تَسْئَلُوْنِىْ عَنْ شَيْئًا فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ اِلَّا نَبَّاْتُكُمْ بِهٖ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِىُّ فَقَالَ مَنْ اَبِىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ حُذَافَةُ فَقَامَ عُمَرُ وَ

سیّدنا امام کلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضورِ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کفارِ مکّہ حاضر ہوکر کہنے لگے کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو شخص آپ کی مخالفت کریگا دوزخ میں جائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔ اور جو شخص آپ کی فرمانبرداری کرے اور آپ کے دینِ حنیف کی اتباع کرے جنت میں جائیگا اور اللہ تعالےٰ اُس پر راضی ہوگا پس فرمائیے آپ پر کون ایمان لائے گا۔ اور کون ایمان نہیں لائے گا پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

امام المحدثین سیدنا امام سُدّی فرماتے ہیں حضور سرکارِ دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری ساری اُمت اپنی اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ سیدنا آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کی گئی تھی پس مجھے ان لوگوں کا علم دیا گیا ہے جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور ان کا بھی جو مجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب منافقوں کو یہ خبر پہنچی تو وہ بطورِ تمسخر و ٹھٹھا آپس میں کہنے لگے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں ان کو بھی جانتا ہوں جو مجھ پر ایمان لائیں گے اور اُن کو بھی جو مجھ پر ایمان نہیں لائیں گے۔ حالانکہ

فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِكَ نَبِیًّا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللّٰہُ عَنْكَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَلْ اَنْتُمْ مُنْتَھُوْنَ ، فَھَلْ اَنْتُمْ مُنْتَھُوْنَ ثُمَّ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ ۔

وہ ابھی تک پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ہم آپ کے ساتھ ہی رہتے ہیں اور حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں نہیں جانتے

پس یہ خبر حضور نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچی تو آپ نے منبر پر جلوہ گر ہو کر اللہ کی حمد فرمائی اور پھر جلال میں آکر فرمایا اُن لوگوں کا کیا حال ہوگا جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں اور فرمایا کہ تم لوگ جس شئی کا بھی خدا کی خدائی میں موجود ہونے کے متعلق پوچھو قیامت تک آنے والی ہر شئے کا میں جواب دوں گا اس اثناء میں سیدنا حضرت عبداللہ سہمی کھڑے ہوئے عرض کی حضور! میرا باپ کون ہے۔ ارشاد فرمایا تیرا باپ حُذافہ ہے۔

پس اچانک سیدنا حضرت فاروق اعظم عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے عرض کی یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسلام کے دین ہونے پر اور قرآن کریم کے امام ہونے پر اور آپ کے برحق نبی ہونے پر ایمان لائے اور اسی پر راضی ہیں۔

آپ ہمیں معاف فرمادیں اللہ تعالیٰ آپ پر کرم و فضل عظیم فرمائے پس سرکار مدینہ صلے اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے تم لوگ میرے علم میں طعن کرنے سے باز نہیں آؤ گے تم میرے علم میں طعن کرنے سے باز نہیں آؤ گے

یہ فرماتے ہوئے منبر سے اُترے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

حضرت شیر اہل سنت نے آیت کریمہ بمعہ شان نزول مجمع عام میں پڑھ کر سنائی اور فرمایا کہ اس حدیث میں عقائد حقہ مسلک اہل سنت کے مطابق علم غیب رسول اکرم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیّن ثبوت ہے۔

کہ حضور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلّم کو کُل اشیاء کے علوم ذرّے ذرّے کے اور پتّے پتّے کے علوم بفضل اللہ باعلام اللہ حاصل ہیں اسی بنا پر حضور نے کھلا اعلان فرمایا خدا کی ساری خدائی میں جس شئے کے متعلق سوال کروگے تو اُسی کا جواب دوں گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کو باعطاء اللہ یہ علوم حاصل ہیں کہ کون شخص ایمان پر مرے گا اور کون حالت کفر میں اور حلالی کون حرامی کیسے ہیں۔ اس بنا پر حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال پر جواب میں فرمایا تیرے باپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت سیدنا حذافہ ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت علامہ مناظر اہلسنت نے اس حدیث پاک سے حضور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلّم کے تمام غیبیّہ کلیّہ کا ثبوت پیش کیا عوام اہل سنت زور استدلال سن کر خوش ہوئے نعرہ ہائے رسالت سے جلسہ گاہ گونج اُٹھی۔

جوابی تقریر

مناظر فرقہ دیوبندیہ مولوی شمس الدین صاحب نے جوابی تقریر شروع کی اور قرآن کریم پ ۹ رکوع ۱۳ پڑھی

وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْءُ

ترجمہ:۔ اگر میں علم غیب جانتا ہوتا تو میں خیر کثیر جمع کرلیتا اور مجھے کوئی بُرائی نہ چھوتی۔

یہ آیت کریمہ پر تلاوت کرنے کے بعد بہت زور زور سے اس آیت شریفہ کو بار بار پڑھا اور حضور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلّم کے علمی کمالات کا انکار کیا

چہ دلاور است دُزدے کہ بکف چراغ دارد

شیر اہل سنت مناظر اسلام نے جو آیت کریمہ وشان نزول در بارہ اثبات علوم رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام تلاوت کی تھی

دیوبندی مناظر

اس کے جواب سے کتراتے رہے جواب نہ دے سکے مگر شور وغوغا ڈالنا۔ جو ان کی فطرت ہے کہ جہاں جواب نہ دے سکے شور وشرارت کر دی۔ علم مناظرہ میں جواب سے روگردانی شکست کی دلیل ہے۔

تقریر دوم

مناظر اہلسنت شیر پاکستان حضرت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب

آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

اللہ تعالیٰ یوں نہیں کہ تمکو مطلع کردے غیب پر اور لیکن اللہ تعالیٰ چھانٹ لیتا ہے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

حضرت شیر اہل سنت نے دوبارہ وہی حدیث شان نزول بمعہ تشریح وتفسیر خوب بیان فرمائی اور خوب وضاحت سے آپ نے اپنے مدمقابل کو توجہ دلائی کہ میں نے جو آیت نبوت علم غیب شریف میں اور حدیث اس کے شان نزول میں تقریر کی تھی اس کا جواب نہیں دیا۔

حضرت شیر اہل سنت کا مناظرہ کے دوران یہ اصول ہے کہ جب تک مدمقابل ان کے پہلے سوالوں کا جواب نہ دے دوسرا مسئلہ زیر بحث نہیں لاتے۔ دوبارہ آپ تقریر کو دہرایا اور خوب زور بیان سے اسی حدیث مذکورہ کا جواب استفسار فرمایا اور مدمقابل

مولوی شمس الدین صاحب کی تقریر کا جواب دینے کے لئے آپ نے تفسیر خازن جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۴ سے صاحب خازن کی عبارت پیش کی

فَكَيْفَ اَجْمَعُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْلِهٖ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ الخ قُلْتُ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَالَهٗ صلى الله عليه وسلم عَلٰى سَبِيْلِ التَّوَاضُعِ وَالْاَدَبِ وَيُحْتَمَلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّطْلِعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْغَيْبِ فَلَمَّا اَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَخْبَرَ بِهٖ كَمَا قَالَ تَعَالٰى فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ۔

امام خازن فرماتے ہیں اگر کوئی معترض اعتراض کرے کہ حضور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سے غیوبات کا اظہار فرمایا ہے اور اطلاع دی ہے۔ اور احادیث مبارکہ دربارہ غیب دانی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی حوالہ جات مل جاتے ہیں اور حضور کے معجزات سے اعظم معجزہ علم غیب ہے پھر آیت اور احادیث صحیحہ کے درمیان تطبیق کیسے ہوگی

اس کا جواب خود علامہ خازن نے دیا ہے کہ حضور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہ رب العزت کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے تواضعاً فرمایا کہ مغیبات کا علم اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

دوسرا جواب

یہ آیت کریمہ جس کو عدم اثبات علم پر پیش کرتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے
فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ پ ۲۹ رکوع ۱۲
ترجمہ: غیب جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے

حضرتِ مناظرِ اسلام نے اپنے وقت میں اس آیت کا جو عدمِ اثباتِ علمِ غیب پر منکرین پیش کرتے ہیں وضاحت سے جواب دے کر اپنے سوال و آیت اور حدیث کا جواب طلب کیا کہ آپ میرے مدِ مقابل مولوی شمس الدین پہلے اس کا جواب دیں پھر آگے مناظرہ کریں۔

جوابی تقریر دوم

مناظر فرقہ دیوبندیہ مولوی شمس الدین صاحب

مولوی شمس الدین پہلے آیت کریمہ سورۃ یٰسین کی وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ پڑھی اور ترجمہ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کہنے کا علم نہیں دیا تو اس آیت سے ثابت ہوا حضور نبی پاک کو شعر کا علم نہیں۔

مناظر مذکور نے اس آیت کریمہ پر زور دیا کہ دیکھو حضور کو شعر کا علم نہیں اور میرا مدِ مقابل اہل سنت وجماعت بریلویوں کا مناظر کہتا ہے کہ کل شی کا علم دیا گیا۔ ہے تو پھر کل شی کا کیسے طرح علم ہوگا۔ دوسری آیت کا حوالہ دیا وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ۔

ترجمہ:۔ اور مجھے علم نہیں میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔

تو جس کو اپنے ساتھ کیا ہوگا کا علم نہیں اور نہ اُمت کے ساتھ کیا ہوگا، کا علم نہیں وہ کیسے دعویٰ علمِ غیب کا کر سکیں گے مولوی عنایت اللہ تو سانگلہ ہل میں بیٹھ کر تو بیان کر لیتے ہونگے کہ میرے حضور کو کل شئے کا علم ہے مگر اب میدان مناظرہ میں جواب کیا دیں گے۔ جبکہ بالکل کوئی حدیث ہی کیوں نہ ہو قرآن کے ساتھ نہیں ٹکراتی جہاں قرآن کریم کا حکم ہوگا اُس کے معارض کو حجت کے طور پر پیش نہیں کیا جائے گا۔

مناظر موصوف اِن دو حوالوں پر خوب زور لگاتے رہے اور جو کچھ جہل مرکب کی کی تصویر تھی پیش کرتے رہے۔

تقریر سوم

منجانب مناظر اعظم شیرِ اہلِ سُنت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب

حضرت موصوف نے کھڑے ہو کر تقریر شروع کی

مدِ مقابل مولوی شمس الدین صاحب کی پیش کردہ آیت دوبارہ تلاوت کی اور فرمایا۔ مولوی شمس الدین نے جس کو اپنے مدعا کے ثبوت کے لئے پیش کیا، ان کے پیش کردہ استدلال کے مطابق نہیں۔

کیونکہ اس آیت کا شانِ نزول صاف ظاہر کر رہا ہے کہ کفار مکہ سرکار نبی پاک کو شاعر اور آپ کے مقدس کلام کو شاعرانہ کلام کہتے تھے کیونکہ شاعر جھوٹا خود ساختہ کلام کرتے ہیں قرآن نے اس کی صاف تردید کی کہ ہم نے اپنے محبوب کو شاعرانہ کلام کرنے کا ڈھنگ نہیں بتایا بلکہ حضور ؐ کا کلام کلامِ الٰہی ہے جس کو قرآن نے فرمایا اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ پ ۲۳ ع

ترجمہ:۔ ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن۔

کیونکہ شاعر کا کلام جھوٹ اور فرضی مبالغہ آمیز ہوتی ہے حضور ؐ اس سے پاک ہیں اور مقدس قرآن بھی اس سے پاک ہے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کفار کی تردید فرما رہا ہے آپ اس آیت کو حضور ؐ کے علمِ شریف پر بطورِ اعتراض پیش کر رہے ہیں۔

یہ مناظرہ ہے یا سرکار ؐ کی بارگاہِ بے کس پناہ کی بے ادبی کرنے کے لئے اجتماع کیا گیا ہے العیاذ باللہ۔ حضور ؐ سرکار کا علومِ غیبیہ پر مطلع ہونا کمال ہے اور یہ لوگ شانِ اقدس گھٹا رہے ہیں ؎ برین عقل و دانش بباید گریست

یہ آیت کریمہ حضورؐ کے کمالاتِ نبوت پر روشن دلیل ہے۔ چہ جائیکہ اس سے یہ ظاہر کیا جائے کہ حضورؐ کو علم نہیں دیا گیا صاف بہتان ہے ھٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔

عوام الناس حضرت شیرِ اہلِ سنت کی تقریر سے کافی محظوظ ہوئے
اور نعرۂ رسالت سے فضا گونج اٹھی

جب مولوی شمس الدین کی باری آتی تو لوگ دھیان سے اس کی تقریر نہ سنتے لیکن جب شیرِ اہلِ سنت کی تقریر شروع ہوتی خوب توجہ سے سنتے اور نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے خوب داد دیتے۔

مولوی شمس الدین صاحب مناظر فرقہ دیوبندیہ کی پیش کردہ آیت ۲ کا جواب سنیئے آیت پارہ ۲۶ سورۃ احقاف مشہور اعتراض مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۔ اور میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا،

سامعین کو توجہ دلا کر بتلایا گیا کہ دیکھو یہ لوگ منکرینِ شانِ رسالتؐ ہر ہر وہ پہلو جس میں سرکار نبی پاکؐ کی بارگاہ میں تنقیص و توہین ہو وہی پہلو اختیار کرتے ہیں العیاذ باللہ حالانکہ یہ لوگ صاحبِ علم ہو کر کیا تفاسیر و حدیث کی روشنی میں اس آیت کا مفہوم سمجھ سکتے تھے مگر جن کے دل ٹیڑھے ہوں وہ حق سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتے قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ۔

جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو اور اس کا ٹھیک پہلو اللہ ہی کو معلوم ہے۔ اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقل والے۔ پ ۳ رکوع ۸

یہ آیت جو میرے مدِ مقابل نے تلاوت کی اور مذکورۃ الصدر بیان ہے یہ منسوخ ہے اس کا ناسخ سورۃ فتح شریف کی آیت کریمہ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ۔

ترجمہ:- بیشک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرما دی تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے

تو جب یہ آیت منسوخ ہوئی تو اس سے استدلال کیسے صحیح ہوا۔ حضرات اہلِ سنت دیکھ لو یہ لوگ دشمنِ شانِ حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کوئی ایک پہلو اگرچہ منسوخ ہی کیوں نہ ہو مل جائے تو بارگاہِ رسالتؐ میں دریدہ دہنی کر کے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کر بیٹھتے ہیں اور ساتھ ہی عامۃ المسلمین کو اس باطل عقیدہ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اس آیت کے صحیح مصداق بن جاتے ہیں۔

فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ۔

جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو۔

تو دل ٹیڑھے رکھنے والے کب صحیح بات کر سکتے ہیں صحیح بات کی اہلیت ہی نہیں مگر اُن کو منسوخ کی طرف راہ مل جاتی ہے تاکہ شانِ اقدس میں بے ادبی کر سکیں فیا عجبا۔

جوابی تقریر سوم

منجانب مناظر فرقہ دیوبندیہ مولوی شمس الدین آف پنڈی گھیب ضلع اٹک

مولوی صاحب نے پہلے قرآن کریم کی یہ آیت پارہ ۱۱ رکوع ۱ تلاوت کی

وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ

اور کچھ مدینہ والے کچھ اُن کی خو ہوگئی ہے نفاق کی تم انہیں نہیں جانتے۔ ہم اُنہیں جانتے ہیں۔ جلد ہم اُنہیں دوبارہ عذاب کریں گے پھر بڑے عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔

اس آیت کریمہ کو پڑھ کر بہت زور شور سے بیان کیا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب نہیں اگر علمِ غیب ہوتا تو منافقین کے متعلق ضرور علم ہوتا حالانکہ قرآن کریم کی آیت سے معلوم ہوتا ہے منافقین کا آپ کو علم نہیں تھا۔

اس پر مولوی شمس الدین نے خوب زور لگایا اور بار بار آیت کریمہ پڑھ کر بہت زور شور سے بیان کیا کہ معاذ اللہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو علمِ غیب نہیں اگر علمِ غیب ہوتا تو منافقین کے متعلق ضرور علم ہوتا حالانکہ قرآنِ پاک کی آیت سے معلوم ہوتا ہے منافقین کا آپکو علم نہیں تھا

اس پر مولوی شمس الدین نے خوب زور لگایا اور بار بار آیۃ کریمہ پڑھ کر لوگوں کو متوجّہ کیا کہ دیکھو اللہ فرماتا ہے منافقوں کو آپ نہیں جانتے اگر علمِ غیب ہوتا تو حضور جانتے ہوتے یہ بیان کرکے مولوی شمس الدین صاحب نے اپنے اسلاف کی یاد تازہ کر دی اور وہی عقیدہ جو تھانہ بھون کی درس گاہ سے قرطاس سیاہ کے عنوان سے شائع کیا۔

بعینہٖ اپنے اسلاف کی تاریخ کو دُہرایا اور دورانِ گفتگو یہ کہا، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلّی ہوتا تو منافقوں کا علم ہوتا اور اپنے صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اپنے خاتمہ کا علم ہوتا معاذ اللہ جب اس کی زبان سے ایسے گستاخانہ الفاظ سُنے تو سامعین نے بہت ہی ناراضگی و نفرت کا اظہار کیا مولوی صاحب نے اپنے دعوے کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی بدعقیدگی کا اظہار کیا کہ اگر حضور کو علم غیب کلّی ہوتا تو یہ آیت قرآن میں یُوں نہ آتی معاذ اللہ

تقریر چہارم

منجانب مناظر اعظم شیر اہلِ سنت علامہ محمد عنایت اللہ صاحب

آپ نے حمد و صلوٰۃ کے بعد آیت کریمہ جو کہ مولوی شمس الدین مناظر دیوبند نے پڑھی تھی دوبارہ تلاوت کی اور اس کا بیان کیا کہ آیت کریمہ جو کہ مولوی شمس الدین میرے مدِمقابل نے پڑھی وہ سنو! اور اس کا حکم مفسرین کرام سے سُنو۔

وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُهُمْ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ۔

اور جو کچھ مدینہ والے اُن کی عادت ہوگئی ہے نفاق کی تم اُنہیں نہیں جانتے ہم اُنہیں جانتے ہیں۔

(یہ آپ کی پیش کردہ آیت منسوخ ہے)

اس کی ناسخ آیت کریمہ سیپارہ ۲۶ رکوع ۷ پر ملاحظہ فرمائیے

فَلَعَرَفْتَهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ

اے پیارے محبوب اگر ہم چاہیں تو تمہیں دِکھا دیں اُنہیں کہ تم اُن کی صورت سے پہچان لوگے۔

اِس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ابد قرار شہنشاہِ عرب و عجم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو منافقوں کا علم تھا اور حضور نبی پاک سرکار نے ایک مجلسِ وعظ میں فرمایا کہ او فلاں بن فلاں کھڑے ہو ایک ایک منافق کا نام، اس کے باپ کا نام حضور نبی پاک نے لے کر اُٹھا دیا

اب آپ ہی فرماؤ مولوی شمس الدین صاحب کہ حضور کی بے ادبی میں اور کوئی کسر باقی رہ گئی ہے جو منسوخ آیات کریمہ میں وہ پیش کر رہے ہو یہ تو بغض کی علامت ہے

إِنَّ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا

جن کے دلوں میں کوڑھ ہے اللہ تعالیٰ نے اُن کی بیماری اور تیز کر دی وہ ہمیشہ گمراہیوں میں بھٹکتے رہیں گے

مناظر اہل سنت نے مدِمقابل کی خوب خبر لی، جو وُہ بڑی دلیل لائے تھے وُہ اُن کو اُلٹی گلے پڑی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیشہ سے دیوبندی علماء کا طریقہ چلا آ رہا ہے کہ سرکار کی شانِ کریمیہ بیان کرنے کی بجائے منسوخ الحکم آیات پڑھ کر سادہ لوح عوام کو بہکاتے ہیں اور اُن کے عقائد خراب کرتے ہیں۔ شب و روز بستر بند جماعتوں کو اسی سلسلہ میں بھیج رہے ہیں۔

اس بیان کے بعد عوام کو متوجہ کر کے (موصوف نے) تاکیداً فرمایا کہ یہ لوگ ایمان کے ڈاکو حضور کی شانِ علمِ غیب سے انکار کرنے والے ہیں حالانکہ حضور سرکار کو منافقین کا علم تھا کہ فلاں فلاں منافق ہیں، جبھی تو نام لیا یا فلاں ابن فلاں قُم

جب اس کا بیان ہو رہا تھا عوام خوشی سے نعرہ ہائے تکبیر و رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام بلند کر رہے تھے۔

رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

جوابی تقریر چہارم

مناظر فرقہ دیوبندیہ

مولوی شمس الدین صاحب آف پنڈی گھیپ حال گوجرانوالہ

مولوی صاحب نے خطبہ حمد و ثنا کے بعد حسب ذیل آیت تلاوت کی

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

اللہ تعالیٰ کے پاس ہی علم قیامت ہے اور بارش اتارتا ہے اور ماؤں کے پیٹوں میں جو کچھ ہے وہ جانتا ہے کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گا اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی

پارہ ۲۱

اس آیت پر مولوی صاحب مناظر فرقہ دیوبندیہ نے کافی واویلا اور شور و غوغا برپا کیا کہ سرکار نبی کریم پاک ان پانچ چیزوں کا علم نہیں تو پھر مولوی محمد عنایت اللہ صاحب کے کہنے پر کس طرح علم کلی کے قائل ہو جاتیں حالانکہ اللہ کی کتاب کا ارشاد ہے۔ جو میں نے کہا ہے کہ ان پانچ علوم کا حضور کو علم نہیں تو پھر کلی علوم سرکار کے لئے کیسے مان لیں۔

دیوبندی علماء رُفقاء نے خوب داد دی اور مناظر نے بھی بڑے فخریہ انداز میں کہا کہ دیکھو آیت صاف صریح ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں اور اس کی تفسیر حدیث میں سرکار نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے

فی خمس لا یعلمهن الا الله۔

ان پانچ چیزوں کا علم صرف اللہ کو ہے اور کسی کو نہیں ہے۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ان پانچ چیزوں کا علم صرف ذاتِ رب العالمین کو ہے اور کسی کو نہیں

دیوبندی وہابی مسلک کا دربارۂ علمِ غیب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو سب سے بڑی دلیل بناتے ہیں

مولوی شمس الدین صاحب اس پر خوب زور لگاتے رہے کہ مولوی عنایت اللہ صاحب میرے مدِمقابل تو کہتے تھے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم ہے اور قرآن و حدیث میں صراحتاً مذکور ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پانچ اشیاء (قیامت کب آئیگی، بارش کب ہوگی، ماں کے پیٹ میں کیا ہے، کل کیا ہوگا،

مزا کہاں ہے۔ اِن پانچ اشیاء کا عِلم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل نہیں دیا گیا

فرقہ دیوبندیہ کے علماء جو سٹیج پر براجمان تھے اور اُن کے حواری عوام جو اُن کے دامِ تزویر میں پھنس گئے ہوئے تھے بڑے شور مچانے لگے کہ مولوی شمس الدین صاحب نے کمال کردی واہ واہ اَپنے مناظر کو خوب داد دی اور مولوی صاحب تقریر ختم کرکے بیٹھ گئے۔

تقریر پنجم

حضرتِ شیرِاہلِ سنت مناظرِ اسلام مفتی محمد عنایت اللہ

صاحب آف سانگلہ

آپ اپنے مدِمقابل کی پیش کردہ آیت تلاوت کی اور فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ میں حصر ہے۔ یہ اُسی طرح ہے جس طرح دوسری آیات کریمہ میں ہے اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ - اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ - اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہی پاس حُسنِ ثواب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس اجرِ عظیم ہے تو ان تینوں آیات کی تفسیر ایک ہی ہے کہ یہ حصر ذاتی علم کا ہے اور دیگر آیات میں جو فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس اَجرِ عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس ہی حُسنِ ثواب ہے اور کسی دوسرے کے پاس نہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ انسان کی جملہ عبادات نماز اور روزہ حج زکوٰۃ نوافل صدقہ خیرات کا ثواب اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملے گا۔ تو یہ اسلامی نظریہ کے سراسر خلاف ہے یہ حصہ جو آپ علمِ غیب پر لاتے ہو حضور کو علم نہیں صرف اللہ تعالیٰ کو ہے تو پھر یہاں بھی ترجمہ آپ کی رائے کے مطابق ہی ہوگا۔ کہ کسی نیک عمل کا ثواب کسی دوسرے کو نہیں ملتا صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس رہ جاتا ہے لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ - کتنا یہ ظلم عظیم ہے

کہ حضور کی شان کا جب معاملہ آئے تو تمہاری علم و عقل کام نہیں دیتی جسطرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے بندگانِ خدا کے اعمال کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے مگر اس کی جزاء و ثواب بندوں کو پہنچتا ہے۔ اِسی طرح قیامت کا عِلم اللہ تعالیٰ کو ذاتی ہے اور اس کے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو باعطاء اللہ حاصل ہے لِھٰذا قرآن کریم کے اصول کے مطابق آپ تسلیم کرتے ہیں کہ یہ حصہ اعمال صالحہ کی بندوں کے اعمال کی جزا کو شامل ہے تو عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ میں حضور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو کیسے شامل نہ ہوگی

دیوبندی حضرات کا یہ آبا و اجداد سے شیوہ چلا آرہا ہے کہ جب حضور کی شان کا معاملہ آجائے تو یہ لوگ آگ بگولا ہو جاتے ہیں حالانکہ یہی قاعدہ و قانون دوسری جگہ آیات پر لگانا چاہیئے اب دیوبندی علماء کو چاہیئے کہ وہ اس فرق کو واضح کریں کہ اِن دو تو آیات شریفہ میں کیا مناسبت ہے۔ اور یہ فرق کیسے بیان کرسکیں گے جن کو حضور کی شانِ علمی کے ساتھ حسد و عناد ہو وہ کیسے مان جائیں حضور سرکار کے لئے علوم خمسہ کی نفی کیسے کرسکو گے جبکہ تم اپنا مدعا ثابت نہ کرسکو تو پھر حضور کے علوم خمسہ پر اعتراض کیوں نہ کرتے ہو

پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اجر و ثواب عطا کرتا ہے اسی طرح اپنے فضل و کرم سے حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علوم خمسہ یعنی قیامت کا علم، کل کیا ہوگا، آدمی کہاں مرے گا، بارش ہوگی، شکم مادر میں کیا ہوگا یا ہے۔ یہ کمالات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے ہیں۔

دیوبندی علماء ایک آیت پڑھیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے کہ میں نے اپنے محبوب کو یہ علوم نہیں دیئے

دیوبندی وہابی علماء کے چہروں پر مُردنی چھاگئی کہ جو قلعہ شیطان کی اِمداد سے دیوبند کے زُعماء نے تعمیر کیا کہ ہم حضور سرکار کو ہم علم غیب نہیں مانتے اور اس آیت سے ثبوت پیش کرتے ہیں آج وہ بھی مولوی عنایت اللہ نے گرا دیا اور علم غیب کے ثبوت پر الٹا اِستدلال پیش کیا جس کا جواب اَب کہاں سے لائیں

مولوی محمد عنایت اللہ صاحب نے حدیث بخاری شریف اور مسلم شریف۔
فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ کا جواب دیا۔ سبحان اللہ ایسا جامع جواب کہ دیوبندی
حضرات کے آبا وَاجداد نے بھی نہ سنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا سُنی مسلمان توجہ
کریں۔ مولوی شمس الدین مناظر فرقہ دیوبندیہ نے حضور کے علم غیب کے اِنکار پر
یہ حدیث پڑھی تھی فِیْ خَمْسٍ لَا یَعْلَمُهُنَّ پانچ ایسے ہیں جن کو کوئی نہیں جانتا
کتاب اربعین امام اجل سیّدی وسَندی علامہ امام نووی علیہ الرحمتہ کی تصنیف ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا الْخَمْسَ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اَلْاٰیَة رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِی بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَقَدْ قَالَ هٰذَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یُنْعِمَ اللّٰہُ عَلَیْهِ بِعِلْمِ الْخَمْسَةِ الْمَذْکُوْرَةِ اَیْضًا ثُمَّ اَنْعَمَ عَلَیْهِ بِهَا کَمَا ذَکَرَهُ السُّیُوْطِیُّ وَغَیْرُهٗ کَمَا اَنْعَمَ بِعِلْمِ الرُّوْحِ وَاِنَّهٗ اُمِرَ بِکَتْمِ ذَالِکَ الخ

سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ حضور سرکار سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے کل اشیاء کی کنجیاں عطا کی گئیں علاوہ پانچ اشیاء کی چابیوں کے اس کے بعد سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ لقمان کی آخری آیات جو علوم خمسہ کی نفی پر دال ہے تلاوت فرمائی اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے بسندِ صحیح روایت فرمایا ہے علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور دیگر آئمہ کرام نے فرمایا ہے یہ آیت عدم علمِ علوم خمسہ کے بعد سرکارِ
دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تدریجاً یہ علومِ خمسہ بھی عطا فرما دیئے گئے مگر اُن
کے اظہار کا حکم نہیں دیا گیا اور چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔

جیسا کہ سرکار نبی کریم الرؤف الرحیم کو رُوح کا علم دیا گیا ہے مگر عوام کے سامنے
اظہار کی اجازت نہیں تو آئمہ محدثین اکابر کے نزدیک سُورۃ لقمان کی آیات شریفہ اور حدیث
جس میں علومِ خمسہ کی نفی ہے یہ آیت منسوخ اور حدیث متروک الحکم ٹھہری
اِن کے بعد سرکار کو تمام علومِ اوّلین و آخرین عطا فرمائے گئے۔

جب حضرت شیر اہلِ سنت علامہ امام نوویؒ کی کتاب اربعین سے حدیث
پڑھ کر سُنا رہے تھے تو دیوبندی علماء کی صورت قابل دید تھی چہروں سے رونق
غائب تھی۔ لے دے کر یہ آیت مذکورا اور حدیث اُن کے اِستدلال کی بہت دیوار تھی
جو شیرِ اہلِ سنت نے ایک ہی وار سے منہدم کردی۔

جوابی تقریر پنجم

منجانب مولوی شمس الدین صاحب مناظر جماعت دیوبندیہ

مولوی صاحب نے کہا میں پہلے بھی اپنی تقریروں میں واضح کرچکا ہوں کہ نبی
کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا علم ثابت کرنا شرک اور کفر
ہے۔ کیونکہ یہ خداوند تعالیٰ کا ہی خاصہ ہے کہ وہ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کا عالم ہو۔ میں پوچھتا
ہوں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بعد کے واقعات کا عِلم تھا۔ یا نہیں۔
آپ سُنی تو یہی کہیں گے کہ حضور جانتے تھے لیکن حدیثوں میں آیا ہے کہ آپ کو اپنے
بعد کے واقعات کا عِلم نہیں تھا۔ سُنیئے جناب محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہیں کہ قیامت کے دن فرشتے چند آدمیوں کو لے کر آئیں گے میں ان کو آبِ کوثر پلانے کے
لئے اپنی طرف بلاؤں گا فرشتے کہیں گے اِنَّکَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ۔
کہ یا رسول اللہ آپ نہیں جانتے کہ اِن لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا، یہ تو آپ کے بعد مُرتد ہو
گئے تھے

دیکھیئے جناب محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان سے اپنے غیب نہ
جاننے پر نفی فرما رہے ہیں کہ اس طرح میں اُن کو بلاؤں گا اور فرشتے کہینگے کہ یا رسول اللہ!
آپ نہیں جانتے کہ یہ مرتد ہوگئے تھے

اِس حدیث سے ثابت ہوگیا کہ جناب محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آنے والے
واقعات کی خبر نہیں تھی اگر آپ کو خبر ہوتی تو آپ ان لوگوں کو پہلی ہی نظر میں پہچان لیتے کہ

لوگ مرتد ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم لاعلمی سے اُن کو مسلمان اور اپنا اُمتی سمجھ کر اپنی طرف بلاتے ہیں اور فرشتے آپ کو خبر دیتے ہیں کہ جنکو آپ مسلمان سمجھے ہوئے ہیں وہ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ دیکھیئے یہاں سے علم ما یکون کی نفی ہو گئی۔ کہ آپ جو کچھ ہونے والے واقعات ہیں اُن کی خبر نہیں جانتے۔ رہا علم ماکان یعنے جو کچھ ہو چکا ہے تو اس کا علم میں ابھی ثابت کر دیتا ہوں کہ اُس کا بھی حضور کو علم نہیں تھا۔

تقریر ششم

منجانب حضرت شیر اہل سنت مناظر اسلام مولانا علامہ محمد عنایت اللہ صاحب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم حضرات سخت تعجب ہے کہ فقیر نے دس پندرہ آیات اور دس بیس احادیث حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم غیب کے ثبوت میں پیش کیں اور مولوی شمس الدین صاحب کی تمام پیش کردہ آیات کا مفصل و مدلل جواب تھا۔ لیکن مولوی صاحب نے ان آیات واحادیث کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ فرماتے ہیں کہ حدیث اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو علم نہیں تھا اگر علم ہوتا تو حضورؐ ان لوگوں کو حوضِ کوثر پر کیوں بُلاتے جواب اس کا بغور سُنیئے اور داد دیجیئے اور حق سمجھو تو قبول کیجیئے مولوی صاحب جب فخر عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آج سے تقریباً چودہ سو برس پیشتر محفل صحابہ میں خود بہ نفسِ نفیس خبر دے رہے ہیں کہ ہم کل قیامت میں بعض لوگوں کو حوض کوثر کی طرف بلائیں گے اور ملائکہ یہ عرض کریں گے کہ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَکَ۔ تو اگر تعصب کا چشمہ اتار کر دیکھا جائے تو حضور انور کو اس کا علم ہونا تھا تو اسی حدیث سے ظاہر ہوتا ہے حالانکہ یہ واقعہ قیامت کو ہوگا اگر انصاف کیا جائے تو اس حدیث سے قیامت کا علم ثابت ہوتا ہے کہ جو بات فرشتوں کے دل میں ہے

اور جس کا وہ اظہار عین حوض کوثر پر کریں گے۔ نبی کریم عالم ما یکون اس کی خبر دنیا میں دے رہے ہیں کہ فرشتے یہ کہیں گے اور میں یہ کہوں گا۔

تو معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یقیناً ان کا علم تھا بلکہ علم ہے لیکن بمقتضائے جوشِ رحمت اپنی آغوشِ رحمت میں عاصیوں کو بھی لینا چاہیں گے مگر فرشتے عرض کریں گے کہ اِنَّکَ لَاتَدْرِیْ الخ پس اگر بقول آپ کے حضور کو علم نہیں تو بغیر علم آج سے چودہ سو سال پیشتر خبر کیسے دی۔

اللہ جل جلالہٗ عقل سلیم اور فہم مستقیم عنایت فرماتا تو مولوی صاحب کو یہ سمجھنا کچھ دشوار نہ تھا کہ بغیر علم خبر دینا ناممکن ہے حالانکہ حدیث بخاری شریف سے حضورؐ کو اس واقعہ کا معلوم ہونا اور نظر انور سے گزر جانا ثابت ہوتا ہے۔

حضور پُر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں، میں خواب میں تھا کہ اچانک ایک جماعت گزری۔ جب میں نے ان کو پہچانا تو ایک شخص نے میرے اور ان کے درمیان سے نکل کر اُن سے کہا آؤ! میں نے کہا، کہاں؟ اس نے عرض کیا: بخدا دوزخ کی طرف۔ میں نے کہا: اُن کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ یہ حضور کے بعد اُلٹے پاؤں پیچھے پلٹ گئے۔ یہ بخاری شریف کی حدیث ہے

مولوی صاحب اَب تو معلوم ہوا ہو گا کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان لوگوں کو دنیا میں پہچانتے اور اُن کا مآل جانتے تھے اِس حدیث کو نفیٔ علم کی دلیل ٹھہرانا عطاء الٰہی و فضائل مصطفوی سے انکار و اعراض کرنا ہے جو قساوتِ قلبی پہ دلیل واضح ہے۔

دوسرا جواب :۔ حضرت شیر اہلسنت نے یہ دیا کہ کتاب البدائیۃ والنہائیۃ جلد نمبر ۶ صفحہ ۲۰۷ ، ۲۰۸ مطبوعہ مصر ۔ میں یہ حدیث پاک مذکور ہے جو ہمارے موقف پر بخوبی روشنی ڈالتی ہے اور اس میں آپ کے سوال کا جواب بھی موجود ہے۔

سرکارِ نبئ پاک کے صحابی سید ابو درداء فرماتے ہیں کہ حضور نبئ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں حوضِ کوثر پر تمہاری خوشی کا سبب بن کر تمہارا انتظار کروں گا کون کون میرے پاس حوضِ کوثر پر آتے ہیں ۔ میں تم میں سے کسی کو ایک دوسرے کے ساتھ جھگڑا کرنے والا نہ پاؤں کہ یہ میرا امتی ہے اور مجھے کہا جاوے کہ آپ نہیں جانتے ان لوگوں نے آپ کے تشریف لے جانے کے بعد کیا کیا نئی بدعتیں نکالی تھیں ۔ حضرت ابی درداء فرماتے ہیں مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں میں بھی ان میں سے نہ ہو جاؤں ۔ پس حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا : اے ابو الدرداء تم اس گروہ میں سے نہیں ہو ۔!

سبحان اللہ کیسی پیاری حدیث ہے جس سے روحِ ایمان تازہ ہو جائے اس حدیث کو دیوبندی حضور کے علمِ غیب کی نفی پر پیش کرتے ہیں اور فخر کرتے ہیں کہ اہل سنت حضور نبی پاک کے علم غیب کے کے پاس اس کا جواب نہیں ہوگا مگر بحمدہٖ تعالےٰ حضرت شیر اہل سنت کی ایمان افروز تقریر سے دِل تازہ ہو گئے عوام خوشی سے نعرہ ہائے رسالت لگانے لگے ۔ شیر اہل سنت زندہ باد ۔ آپ نے فرمایا کہ

اِس حدیث سے سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے علمِ غیب کے مزید ثبوت حاصل ہوتے ہیں سرکار کو ہر دو گروہوں کا علم ہے کہ یہ منافق ہو گا بعد میں آپ نے فرمایا ابو درداء تم گروہِ منافقین سے نہیں ہو اسی لئے تو فرمایا گیا کہ آپ کو علم تھا کہ دوزخی کون ہو گا اور کون نہیں ہو گا افسوس ہے دیوبندیوں کی عقل پر اور صد افسوس ایسے علم پر کہ نبی پاک کے علم شریف پر تنقید تو کر لیتے ہیں مگر شان شریف میں جہاں ثبوت ملتا ہو اُن کی نظروں میں نہیں آتی اور اپنی کوتاہی کو علم سمجھ کر فخر سے کہتے ہیں ہم فلاں حدیث سے علمِ غیب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نفی بتاتے ہیں اَلعیاذ باللہ

علمائے اسلاف تو ساری عمر سرکار کی شان بیان کرنے اور شان میں کتب لکھنے پر عمریں صرف کر دیں مگر یہ بھی علماء ہیں کہ سرکار کی تنقیص شان میں مناظرے کرتے ہیں ۔ دوسری حدیث ترمذی شریف کی صفحہ ۱۵۵ جلد نمبر ۲ مطبوعہ مجتبائی کی سنیئے ۔

امام ابو عیسیٰ ترمذی روایت کرتے ہیں کہ :

سرکار عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی اچھی صورت میں دیدار ہوا ۔ فرمایا اے محبوب یہ ملائکہ کرام کن مسائل میں گفتگو کر رہے ہیں ۔ میں نے ادباً عرض کیا کہ میں نہیں جانتا ۔ اس پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت میرے کاندھے پر رکھا (جو اس کی شان کے لائق ہے) یہاں تک کہ میں نے دستِ قدرت کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی جس سے مجھے آسمانوں اور زمین کے درمیان تمام رہنے والوں کا علم ہو گیا ۔

تیسری روائیت ترمذی شریف پر مرقوم ہے کہ مجھ پر تمام چیزیں روشن ہو گئیں اور میں نے کُل شے کو تفصیل سے علیحدہ علیحدہ پہچان لیا الخ حضرت شیر اہل سنت نے حدیث کے ان الفاظ

پر (فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض) فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِب) فَتَجَلّٰی لِی کُلُّ شَیْئٍ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے میں نے جان لیا۔ مشرق ومغرب میں جو کچھ ہے اس کو میں نے معلوم کر لیا۔ ذرہ ذرہ کائنات کا میرے سامنے روشن ہو گیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری خدائی ذرّے ذرّے قطرے قطرے پتے پتے کا تفصیلاً علم دیا گیا ہے۔

دیوبندی حضرات! آپ کے علماء یہ بیان کرتے آئے ہیں کہ حضور سرکار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل اشیاء کا علمِ غیب نہیں دیا گیا حالانکہ قرآن وحدیث کی روشنی میں سب واضح ہو چکا ہے کہ علمِ غیب تمام کائنات کا حضور سرکارِ دوعالم کو دیا گیا ہے۔

آپ قرآن وحدیث سے یہ ثابت کریں اور دکھلائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت اور کتب حدیث شریف میں سے کس حدیث میں یہ فرمایا گیا ہو کہ اللہ تعالےٰ نے حضور سرکار کو کل اشیاء کا علم نہیں دیا۔ یہ کھلے لفظوں میں تمہارے سامنے ہمارا مطالبہ ہے جس کا جواب ہمیں ضرور ملنا چاہیئے ہم نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلی علم شریف کے اثبات پر ثبوت پیش کیا ہے۔ آپ عدمِ ثبوت یعنے کل اشیاء کا علم نہیں دیا گیا، پیش کر دو تو ہم بھی مانیں۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ تم ہرگز نہیں لا سکو گے فَاْتُوْا بُرْھَانَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ط

جوابی تقریر

(مولوی شمس الدین صاحب مناظر فرقہ دیوبندیہ)

مولوی شمس الدین صاحب نے کھڑے ہو کر وہی اپنی سابقہ تعفن وتعصب اور بدبو سے بھری دیوبند کی پٹاری تھانہ بھون کی بیماری کو کھولا اور وہی اپنے زعمائے دیوبند کے عقائد کا خلاصہ پیش کیا اور اصل جواب سے کتراتے ہوئے رُوئے باطل سامنے لاتے ہوئے گویا ہوا۔ مولوی عنایت اللہ نے جو حدیث سرکارِ دوعالم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے علمِ غیب کے بارے میں ترمذی شریف کی پڑھی ہے ضعیف ہے۔

دوسرا جواب کہ حدیث اثبات علم کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریمؐ کو علم دے کر واپس لے لیا جیسا کہ بیٹری (ٹارچ) کی لائٹ، جب بٹن دبایا تو روشن ہو گئی جب بٹن کو چھوڑا روشنی ختم ہو گئی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو کل اشیاء کا علم دیا مگر واپس چھین لیا گیا ہمیشہ کے لئے کل اشیاء کا علم نہ رہا اسی طرح اللہ تعالےٰ نے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر اپنا دستِ رحمت رکھا تو روشنی ہو گئی جس سے تمام اشیا روشن ہو گئیں جب ہاتھ اُٹھایا تو اندھیرا ہو گیا لہٰذا یہاں سے ثابت ہوا کہ حضورؐ کو کل شئی کا علم دے کر واپس لے لیا گیا ہے۔

مولوی شمس الدین صاحب کی اس جوابی تقریر سے دیوبندی سامعین کے مُنہ پر ( ) کی منہ بولتی تصویر بنے ہوئے تھے رونق آگئی اور واہ واہ کے نعرے لگانے لگے " دیوبند کی ساکھ بیٹھ گئی لاج رکھ لی۔

مؤلف۔ افسوس کے ساتھ یہ بات منظر عام پر لکھی جاتی علم کی توہین ہے سرکار نبی کریمؐ کی حدیث پاک کے یہ معنیٰ ایسا ہے جس کا معنے کسی بھی محدثِ قرونِ اولیٰ کے مشائخ ومحدثین نے نہیں لیا من گھڑت معنیٰ پر کتنا شور وغوغا برپا کیا

بریں عقل ودانش بباید گریست

تقریرِ ہفتم

حضرت مناظرِ اہلِ سنت شیرِ اہلسنت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب آپ نے حمد وصلوٰۃ کے بعد اپنے مدِمقابل کی تقریر کا جواب دیا کہ مولوی شمس الدین نے جو کہا ہے کہ کل شیٔ کے علم کے اثبات والی حدیث ضعیف ہے یہ سراسر افتراء ہے۔ سرکارِ دوعالم صلّے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ کریم سے حسد وعناد ہے اور تعفّن

وعناد کی سراپا تصویر ہے آپ نے مولوی شمس الدین کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اگر آپ کے دل میں حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق ہوتا اور ذرہ بھر بھی ایمان ہوتا تو یہ کہانی نہ سُناتے جس کا عِلمی دنیا میں سوائے افسانوی طرزِ تقریر کے اور کچھ وجود نہیں خدارا فرضی ڈھکوسلے بازی سے کام نہ لو شرم وحیا سے کام لو۔

سنو! جو آپ کہ رہے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے ترمذی شریف جلد ۲ ص ۱۵۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی میں ہے۔

قَالَ اَبُوْ عِیْسٰی هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ حَسَنٌ سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَالَ هٰذَا صَحِیْحٌ۔

امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کے متعلق جو اثبات علم غیب حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے میں نے حضرت سیدی محمد بن اسمٰعیل امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے استفسار کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ حدیث حسن صحیح ہے تمام آئمہ اہل سنت تو فرمادیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

مگر منکرین شان رسالت مآب خود ساختہ عقیدہ کے مطابق نہیں یہ حدیث صحیح نہیں العیاذ باللہ۔ دیوبندیوں کے نزدیک جس حدیث میں حضور سرکار دو عالم تاجدار مدینہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا اظہار ہو وہ ضعیف ہوجائینگی

عوام اہلسنت نے تقریر باعث تنویر سُنی فضا نعرہ ہائے رسالت سے گونج اُٹھی

آپ نے فرمایا بیٹری (ٹارچ) کو اللہ تعالے کے دست قدرت سے تشبیہ دینا سراسر بے دینی وگمراہی ہے۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ۔ اس کی مانند کوئی شے نہیں۔ تو پھر کمال قدرت کو بیٹری کی روشنی سے مماثلت اور بغیر دلیل وثبوت کے حدیث کا انکار عین جہالت وضلالت نہیں تو اور کیا ہے۔

دوسرا جواب :- آپ نے فرمایا فتح الباری شرح بخاری جلد ۲ ص ۴۲۵ مطبوعہ مصر میں ہے

حدیث بخاری شریف کے الفاظ نورانی ملاحظہ ہوں۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا۔

جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم معلوم کرو تو تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ

اس کے ماتحت امام ابن حجر صاحب فتح الباری فرماتے ہیں

لَوْ دَامَ عِلْمُکُمْ کَمَا دَامَ عِلْمِیْ لِاَنَّ عِلْمَهٗ مُتَوَاصِلٌ بِخِلَافِ غَیْرِهٖ

اگر تمہارا علم بھی ایسا ہی ہوتا جیسا کہ میرا علم دائمی ہے۔ الخ

کیونکہ حضور سرکار سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم دائمی ہے اور دوسرے لوگوں کا علم دائمی نہ ہوا تو پھر درسگاہ دیوبند کے فضلاء کا علم کیسی کیسی واہیات تاویلات گھڑنے کے ماہر ہیں العیاذ باللہ کہ حضور کے علم کو بیٹری کی روشنی کے ساتھ مثال دینی جائز نہیں کیونکہ عوام کا علم تو ہمیشہ اتصال دائمی نہیں رکھتا مگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم دائمی اتصال رکھتا ہے کسی وقت بھی حضور سے ایک تنکہ کائنات کا بھی مخفی نہیں رہتا حضور نبی پاک صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم ابداً لآباد تک پہنچینگے

مسلم شریف جلد ۲ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۳۹

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَکَ شَیْئًا یَکُوْنُ فِیْ مَقَامِهٖ ذٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ

سرکار حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جگہ جلوہ گری فرمائی اور قیامت تک جو کچھ بھی ذرہ ذرہ ہونے والا تھا سب کا سب بیان کردیا

حضرت شیر اہلسنت جب حدیث مسلم شریف بیان فرما رہے تھے تو بڑے ذوق سے عوام محظوظ ہورہے تھے تو مجمع سے دو تین صاحبان ملک فتح محمد صاحب اور ملک قاسم علی صاحب اور اہل سنت کے عوام کھڑے ہوگئے اور شیر اہل سنت زندہ باد کے نعرے لگا کر کہنے لگے کہ بس مولانا بس ہماری تسلی ہوگئی یہ آپکے بیان کردہ مسائل ہماری سمجھ میں آگئے مولائے تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے فضل وکرم سے اپنے محبوب

کُل شئ کا عِلم عطا فرمایا ہے ۔

یہ سامنے وَالے دیوبندی مذہب باطل اور جھوٹ ہے اِن کے پلّے کوئی ثبوت نہیں محض زبانی کلامی کہانیاں سُنا کر اپنا وقار بناتے ہوئے ہیں ساری جلسہ گاہ میں نعرہ ہائے رسالت کی گونج تھی علمائے دیوبند کو اپنی تاریخ دُہرانا پڑی جیسا کہ قاسم علی نانوتوی صاحب کو نواب بہاولپور کے سامنے ہزیمت اُٹھانا پڑی اِسی طرح مولوی شمس الدین صاحب کو ہزیمت اُٹھانا پڑی کہ شاید اس سے پہلے کبھی نہ اُٹھانا پڑی ۔

پھر نمازِ ظہر اَدا کی گئی نماز ظہر کے بعد پھر دیوبندی علماء کو میدانِ مناظرہ میں آنے کی دوبارہ جرأت نہ ہوئی شام سے پہلے پہلے دیوبندی مولوی غلام قمر الدین صاحب اِس گاؤں سے فارغ کر دیئے گئے اور علاقہ بھر میں دیوبندی علما کی دشمنیٔ شانِ رسالتمآب کا خوب شہرہ ہوَا اور اہلِ سنت کے علماء (بریلویوں) کی قدر و منزلت اور شان کا شہرہ ہوَا پھر پندرہ دِن متواتر اس علاقہ میں تبلیغی جلسے ہوتے رہے اور حضور سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان اقدس کا خوب چرچا ہوَا ۔

ؔ رہے گا اُن کا چرچا یوں ہی رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے وَالے

دُوسرا مناظرہ

مخالفین اَہلسنت کے مایۂ ناز عالم مولوی نور محمد آف قلعہ دیدار سنگھ
موضع نائی وَالا علاقہ گاجر گولہ . . . . ضلع گوجرانوالہ

نائی والا علاقہ گوجرانوالہ میں گیارہویں شریف کے موضوع پر حضرت کے مقابلہ میں سامنے آیا مگر منہ کی کھائی اور اَیسی ذلت و رسوائی اُٹھائی جس کو علاقہ کے عوام نے دیکھا اور آج تک بیان کرتے ہیں بعد ازاں اُس کو آخری دَم تک شیر اہلسنت کے ساتھ مناظرہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی ۔

مولوی نور محمد مذکور کے لڑکے مولوی عصمت اللہ نے اَپنے باپ کی بے حرمتی کا حال جو آنکھوں دیکھا تھا کے متعلق دِل میں جذبۂ اِنتقام رکھتا تھا ۔ اِسی بنا پر مولوی عصمت اللہ بمعہ سات آٹھ علماءِ دیوبند بڑی شان و شوکت سے موضع "قمے سراء" مِن مضافات نوشہرہ وِرکاں ضلع گوجرانوالہ جہاں حضرت شیر اَہلسنت کا بیان "نورانیت مصطفٰے"، پر ہو رہا تھا پہنچ گیا ۔

اور دوسری طرف اپنی مسجد میں سپیکر پر ہرزہ گوئی شروع کی چونکہ یہ اہلِ ظلمت نورانیت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اپنی جبلّی عداوت کی وجہ سے کبھی برداشت نہیں کر سکتے تھے لہٰذا خوب زور لگا کر گرجنے برسنے لگے حضرت شیر اہلسنت نے وہاں اُنہی کی مسجد میں اور اُن کے ہی سپیکر پر نورانیت مصطفٰے صلّے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر ایسا ایمان اَفروز بیان فرمایا کہ دیوبند کے چھائے ہوئے بادل اور اَندھیرے چھٹ گئے اور اَیسا مطلع صاف ہوَا کہ آج تک اُسی بیانِ بابرکت کی بدولت اہلِ سنت اُن اہلِ باطل سے جُدا ہو گئے اور آج تک اُس علاقہ میں مخالفینِ اہلسنت کو دوبارہ شور و شر کرنے کی جرأت نہیں ہوئی

ؔ خاک ہو جائیں عدو جلکر مگر ہم تو رضا
دَم میں جبتک دَم ہے ذِکر اُن کا سناتے جائیں گے

رہے گا یُوں ہی اُن کا حیر جائے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

تیسرا مناظرہ

قصبہ احمدے کا لوک مِن مضافاتِ شاہ پور صدر ضلع سرگودھا

(گانگرسی دیوبندی مولوی لال حسین اخترؔ کے ساتھ)
بر موضوع علمِ غیب تاجدارِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دُشمنانِ شانِ رسالت کو جب بھی معلوم ہوا کہ حضرت شیر اہلِ سنت ہمارے پھیلائے ہوئے جال کو توڑنے آ رہے ہیں تو گروہ در گروہ حضرت کے مقابلہ میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اسی طرح قصبہ احمدے کا لوک تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں حضرت کا بیان ہونے ہی والا تھا تو حضرت مقررہ تاریخ پر جب وہاں تشریف لے گئے تو علاقہ کے دیوبندی ہراساں ہو گئے کہ یہ تو ہمارے آباؤ اجداد کے عقائدِ باطلہ کا پوسٹ مارٹم کر دیں گے فوراً گرد و نواح سے مولوی لال حسین اختر کی معیت میں آٹھ دس مولوی اپنے سب سے بڑے گرو (دشمنِ علمِ رسالتمآب) کو لے کر حضرت شیر اہلِ سنت کے ساتھ مسئلہ علمِ غیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر طبع آزمائی کے لیے تیار ہو گئے۔ دِہ مذکور کے رئیس زمینداروں کے گھر جہاں حضرت کا قیام تھا وہیں مخالفین نے سلسلۂ گفتگو بر مسئلہ مذکورہ بالا شروع کیا۔

حضرت نے فرمایا کہ دیوبندی حضرات! تم اپنا عقیدہ لکھ دو کہ ہم حضور کا اتنا علم مانتے ہیں۔ اُدھر حضرت شیر اہلسنت نے اپنا عقیدہ دربارۂ علمِ غیب

شہنشاہِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحریر کر کے سامنے رکھا مگر دیوبندی اپنا عقیدہ نہ لکھ سکے حضرت شیر اہلِ سنت نے اُن پر اتنی شدید گرفت فرمائی کہ مناظرہ تو درکنار رات کو ہی صبح ہونے سے قبل گاؤں سے دُم دبا کر بھاگ نکلے علاقہ کے عوام و خاص اِس فتح ربانی شیر غوث اعظم جیلانیؒ کے شاہد ہیں۔

چوتھا مناظرہ

موضع بھابے والی متصل منڈی ڈھاباں سنگھ

غیر مقلد نجدی، مولوی مشتاق احمد خطیب جامع مسجد اہلحدیث سانگلا ہل کے ساتھ

ہمیں افسوس کے ساتھ یہ لکھتے ہوئے دُکھ ہوتا ہے کہ جس سرزمین پاکستان کو حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے سے حاصل کیا حضور م کے مقدس اسم پاک کو بطور چارٹ پیش کیا اب اُسی پاکستان میں رہنے والے پیارے آقا کی شانِ نبوت سے کیوں دُکھ کرتے اور رکھتے ہیں اِن کانگرسی سرشت لوگوں کو آتشِ حسد کیوں جلا رہی ہے

جب بھی کسی جگہ حضرت شیرِ اہلسنت کا بیان ہو وہاں ہی یہ لوگ مقابلہ کے لئے آ دھمکتے ہیں۔ پوچھا اور دیکھا جائے تو بظاہر اپنے آپ کو حاملین قرآن وسنت کہتے ہیں مگر جب شانِ رسالتمآب کا بیان سنتے ہیں تو حسد کی آگ میں جل کر خاکستر ہو جاتے ہیں اور زبان سے واہی تباہی بکتے یوں معلوم ہوتے ہیں جیسے کہ اہلِ اسلام سے اُن کا کوئی رشتہ ہی نہیں۔ منکرینِ شانِ رسالتمآب اور منافقینِ مکہ کے درمیان جیسے کہ کوئی فرق ہی نہیں العیاذُ باللہ یہ گروہِ منکرینِ شانِ رسالت مآب جب سے پاکستان میں وارد ہوا ہے اَمن کی فضا کا دشمن بنا ہوا ہے

اگر مناظرہ کے لئے ہندو، سکھ، آریہ، یہودی، عیسائی یا کوئی کفر کی ریاست کا باسی ہوتا تو یہ کوئی دُکھ کی بات نہیں تھی مگر یہاں تو سماں ہی اُلٹ گیا کہ قرآن وحدیث کے عالم بن کر چاہیئے تو یہ تھا کہ حضور سرورِ کائنات کے صحیح وارث بن کر تبلیغ دین کرتے اور شیطان کی ریشہ دوانیوں سے مقابلہ کرتے مگر یہ تو حضور سرورِ کائنات کے نام سے ہی جل جانے والے نام نہاد مسلمان ننگِ اسلام ثابت ہوئے اسلام کو کفر سے اِتنی زک نہیں پہنچی جتنا کہ اِن نام نہاد دیوبند کے خود رو پجاریوں نے رکاوٹ کھڑی کی ہے۔ آج موجودہ دَور میں عیسائیت کو عروج دینے والے صلیبی تہ زمین حملہ آور ہو رہے ہیں یہودیوں کے زور سے قصرِ اسلام کو معاذاللہ منہدم کرنا چاہتے ہیں ہندو قوم مسلم کو اپنی عصمتیں فروخت کر کے خریدنا چاہتا ہے ہر طرف اسلام کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ کمیونزم اور سوشلزم بلاک علیحدہ اسلام کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اس نازک دَور میں اسلام کی یہ خدمت ہو رہی ہے کہ قریہ قریہ قصبہ قصبہ اور شہر بشہر یہ راگ الاپا جا رہا ہے

مَعَاذَاللہ ثُمَّ مَعَاذَاللہ حضور کو کچھ علم نہیں تھا حضور نور نہیں تھے حضور ہماری طرح ہی بشر تھے۔ یہ قوم حقیقت میں موجودہ نئی پود کو اسلام سے برگشتہ کر کے بدعمل اور بددین اور اسلام کی رُوح سے عاری اور بے گانے کر کے شیطان کو خوش کر رہی ہے اور عیسائیت کو عروج دے رہی ہے

عیسائی برملا کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے پیغمبر وہ ہیں جن کو تو اپنے خاتمہ کا علم نہیں تھا وہ دوسروں کا کیا کر سکتے ہیں یعنے وُہی خیالاتِ باطلہ جو آج دیوبند کا تلمیذِ رشید درسِ قرآن دے رہا ہے بعینہٖ عیسائی مبلغ یہی اعتراض کر کے موجودہ پود کو کہ رہے ہیں دیکھو ہمارے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو تو قرآن کہتا ہے کہ ہر ذرہ ذرہ کا علم تھا جیسا کہ قرآن شاہد ہے۔

عیسائی کہتے ہیں اس کو قبول کرو جس کو تمام اختیار میں جو مُردوں کو زندہ کرتے ہیں جو اندھوں کو بینا کرتے ہیں جو مادر زاد کوہڑوں کو تندرست کرتے ہیں جو کچھ اپنے گھروں میں چھپا رکھا ہے وہ بتاتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معاذاللہ دیوار کے پیچھے کا علم نہیں رکھتے "یہ ہے آج کے دَور کی تبلیغ جس سے اسلام کو کافی نقصان پہنچا ہے یہ اِن علماءِ سُوء کی تبلیغ کا اثر ہے

سرکارِ دو عالم فِداہ اَبی واُمی کے غلام علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا فرمانِ اقدس یقیناً موجودہ دَور کی بیمار ذہنیت کی صحیح عکاسی کرتا ہے۔

یہ تصویران علماء کی بعینہٖ حضور سرکار کے ارشاد کے مطابق ہے

خداوندا ترے یہ سادہ لوح بندے کدھر جائیں
فقیری بھی ہے عیّاری تو درویشی بھی عیّاری

شور وشر کی اصل ابتداء اِس گروہ سے ہی ہوتی ہے غلامانِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء جب فرطِ محبت میں سرکار کی شان کا اظہار کرتے ہیں تو یہ لوگ آگ بگولا ہو کر حملہ آور ہوتے ہیں پھر مناظرے تک نوبت جا پہنچتی ہے اکثر غریب عوام جھگڑے سے کنارہ کشی

ہی کرتے ہیں مگر جب اَمن نہ رہنے دیں تو پھر عوام اہلسنت بیدار ہوتے ہیں مناظرہ کے لئے فریقین کے عُلماء بلوائے جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب استدلال نہیں ہوتا تو ضِد اور عناد کی وجہ سے مناظرہ سے فرار اختیار کیا جاتا ہے بعینہٖ یہ صورت حال موضع پھاہے والی متصل منڈی ڈھاباں میں ہُوئی

عوام اہلسنت کے ساتھ وہاں کے وُہابی حضرات نے مناظرہ کے لئے تاریخ مقرر کر لی کہ فلاں تاریخ کو مناظرہ کے لئے فریقین کے اپنے اپنے علماء کو بُلالیں اور مناظرہ کروا لیں جو سچا ثابت ہو اُس کا مذہب اختیار کیا جائے ماشاء اللّٰہ یہ شرط لگانا حرام ہے -

سَوادِ اَعظم مذہب مہذب اہلسنت وجماعتہ بریلوی کسی صورت بھی شکست خوردہ نہیں علین محال ہے درحقیقت شکست باطل کی ہوگی یہ یقینی کہا جائے کہ ہم ہر حال میں سچے ہیں تبدیل مذہب کفر وارتداد ہے اِس مذہب حقّہ کے سوا سب مذہب جھوٹے اور لاریب جھوٹے ہیں وہ حق جب سمجھیں تو تائب ہوکر اسلام قبول کرلیں - بہر حال حضرت شیر اہلسنت کے پاس علاقہ ڈھاباں کے لوگ آئے کہ ہم نے مقلد وہابی حضرات سے مناظرہ طے کرلیا ہے آپ ہر حال میں مناظرہ کے لئے تیار ہوجائیں اِسی دَوران علاقہ پھاولنگر چک نمبر ۱۵۱ سے حضرت مُبلّغِ اسلام صاحبزادہ پیر یعقوب علی شاہ آف پاکپتن شریف تشریف لائے مگر شرائط کے تحت حضرت شاہ صاحب ممدوح کے ساتھ پہلے پھاہے والی کے مناظرہ میں شرکت ہوئی جہاں کی تفصیل کا خود علاقہ سانگلہ اور علاقہ ڈھاباں گواہ ہے -

حافظ مشتاق احمد کو مدِ مقابل لاکھڑا کیا اور پہلے ہی حملہ میں حافظ صاحب بُوکھلا اُٹھے اور حضرت شیر اہلسنت کے سامنے عقیدہ دربارۂ علمِ غیب نبی المختار نہ لکھ سکے اور ٹال مٹول کرکے راہِ فرار اختیار کی اور سانگلہ ہل کی خفت مٹانے کے لئے جھوٹا اور کمال ڈھٹائی کے ساتھ بے بنیاد اور سَراسَر کذب بیانی پر مبنی اشتہارات چھپوا دیئے اور شیر اہلسنت کو دوبارہ مناظرہ کے لئے چیلنج کیا -

مناظرہ کے لئے حضرت شیر اہلسنت علاقہ ہارون آباد سے شاتمانِ رسول مقبول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم کی خبر لیکر واپس پہنچے تو اشتہار دیکھ کر آپ جمعہ شریف میں مجمع عام کے سامنے

چیلنج قبول کیا اور عوام اہلسنت کو ساتھ لے کر بعد از نمازِ جمعہ وُہابیوں کی مسجد کے پاس سپیکر وغیرہ لگا کر اعلان کیا کہ حافظ صاحب نے جو اشتہار دیا تھا کہ ہم مولوی عنایت اللّٰہ کے ساتھ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں آپ نے سپیکر پر عوام النّاس کے سامنے مولوی مشتاق احمد کو بلایا کہ آؤ آپ نے چیلنج کیا ہے اِس کے بعد نہ حافظ صاحب نظر آئے اور نہ معتبر رؤساءِ وہابیہ - بہر حال حضرت شیر اہلسنت نے عوام النّاس کو اِن کی ریشہ دوانیوں اور مکاریوں سے آگاہ کیا اور مطالبہ کیا کہ ہم اشتہار کے جواب کے لئے آئے ہیں میدان میں آؤ - ہم میدان میں حاضر ہیں پولیس نے بھی حافظ مشتاق احمد خطیبِ اہلحدیث سانگلہ ہل کو جا کر کہا کہ آپ نے اشتہار میں مناظرہ کا چیلنج کیا تھا وہ لوگ آپ سے مناظرہ کے لئے آئے ہُوئے ہیں آؤ اور مناظرہ کرو

مگر مدِ مقابل شیر اہلسنت کی گرج سے اَیسے خائف ہوئے کہ صاف جواب دیا کہ ہمیں خطرہ ہے ہم اُن کے ساتھ مناظرہ نہیں کرسکتے ہماری کتابیں یہاں نہیں ہیں بہانہ بازی سے اور ٹال مٹول کرکے راہِ فرار اختیار کی اور شیر اہل سنت نے فاتحانہ عوام کو اعلان حق فرما کر مطمئن کیا کہ یہ لوگ ہمیشہ سب سے پہلے مناظرہ کرنے کی پیشکش کرتے ہیں جب مدِ مقابل آجائے تو راہِ فرار اختیار کرلیتے ہیں

بالآخر پولیس نے اَمن کی کافی یقین دہانی کرائی مگر وہابی مولوی کو شیر اہلسنت کے سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی اور بہانہ یہ بنایا کہ میری کتابیں یہاں نہیں ہیں لہٰذا میں مناظرہ نہیں کرسکتا آخر مقامی پولیس واپس آگئی

معرکتہ الآراء مناظرہ

مابین شیرِ اہلسنت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب

و

شیخ القرآن بزعمِ دنیائے دیوبندیت مولوی غلام اللہ خان صاحب

دیوبندی آف راولپنڈی در موضع لوبیٹری تحصیل تلاگنگ ضلع اٹک

مخالفینِ اہلِ سنت اپنی پوری عمر اس کوشش میں رہے کہ کسی نہ کسی طرح شیر اہلسنت کی مجاہدانہ للکار سے بچ کر ہم بھی فتح کا لیبل اپنے ماتھے پر چسپاں کرلیں اسی بناپر انہوں نے اپنے سب سے بڑے نامور مناظر شیخ القرآن مولوی غلام اللہ خان آف راولپنڈی کو لاکھڑا کیا حالانکہ اس سے قبل مولوی شمس الدین جو مولوی غلام اللہ خان کے ہم پلہ ہی شمار کیا جاتا تھا وہ بھی شیر اہلسنت سے زخم خوردہ تھا اور مقابلہ میں متعدد بار ذلیل و رسوا ہو چکا تھا بالآخر مولوی غلام اللہ خان شیخ القرآن راولپنڈی کا نام حضرت شیر اہلسنت کے مدِمقابل کی صف میں لیا جانے لگا۔ حضرات اہلسنت جہاں بھی مناظرہ کا انتظام کرتے کسی نہ کسی طرح بہانہ کے بغیر اور شکست کی رسوائی اٹھائے بغیر جھوٹے پروپیگنڈہ کرتے پھرتے مگر مقابلہ کے لئے سامنے آنے سے کتراتے رہے بالآخر ضلع راولپنڈی علاقہ رجوعہ میں تاریخ مناظرہ طے پائی گئی مولوی غلام اللہ خان آف راولپنڈی کی طرف سے ان کے صاحبزادے کی دستخط شدہ رجسٹری موصول ہوئی کہ ہم مناظرہ کے لئے تیار ہیں، "موضوع مناظرہ یہ ہوگا" لھذا ہوش سے اور پوری تیاری سے آنا کہیں بعد میں یہ بہانہ نہ بنانا کہ مجھے کیا خبر تھی وغیرہ وغیرہ

حضرت شیر اہلسنت جو مدت سے ہی اس انتظار میں تھے کہ کب یہ گستاخِ رسولِ مقبول ﷺ شکار ہو ہاتھ چڑھے تو اس سے بھی دو دو ہاتھ کرلیں تاکہ یہ شاتمِ رسولِ مقبول ﷺ کل کو یہ نہ کہ سکیں کہ میرے مقابلہ میں شیر اہلسنت نہیں آئے۔ آپ نے فوراً بذریعہ تار اطلاع دی کہ ہم ہر طرح سے تیار ہو کر پہنچ رہے ہیں چنانچہ مناظر و شیر اہلسنت رجوعہ تشریف لے گئے

مگر آپ کی حیرانگی کی حد نہ رہی جب وہاں نہ پایا اپنے مدِمقابل مولوی غلام اللہ خان آف راولپنڈی کو تو جس طرح شیر شکار نہ پاکر جنگل میں کہرام مچا دیتا ہے اسی طرح شیر اہلسنت کے دہاڑنے کی گرج دنیائے اہلسنت نے سنی تو عوام و خاص کا خیال پختہ ہو گیا اور مدِمقابل کو میدان میں بلانے کے سب مُصر ہوئے

ملتِ دیوبندیہ کا مناظر مولوی غلام اللہ خان اپنے بڑوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حیلے بہانے بنا کر موقع ٹال گیا علاقہ میں شور و غوغا سن کر دوسرے علاقہ کے لوگ مولوی غلام خان کے پاس گئے اور کہا کہ جناب آپ کو جو اعتراض ہے ہم اس کی ضمانت دیتے ہیں مولانا عنایت اللہ صاحب چیلنج پہ چیلنج کر رہے ہیں لہذا آپ جو شرائط پیش کریں ہم اس کو ذمہ داری سے قبول کرتے ہیں اور مناظرہ کرانے کو تیار ہیں مگر خوئے بدرا بہانہ ہا بسیار، نہ آنا تھا نہ آیا

بالآخر علاقہ تحصیل تلہ گنگ سے ایک آدمی شیر اہلِ سنت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ ہمارے گاؤں لوبیٹری میں دعائے بعد نمازِ جنازہ کے متعلق مخالفینِ اہلِ سنت شدت سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کہیں اس کا ثبوت نہیں ہے لہذا آپ تشریف لے چلیں اور تقریر فرمائیں پروگرام مؤرخہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء کا طے ہوا

حضرت شیر اہلسنت اپنے روایتی انداز میں اپنے تبلیغی مشن پر اس تقریب پر مختصر تیاری کے ساتھ تشریف لے گئے جب آپ قصبہ لوبیٹری کے اڈہ واقعہ نیرنگی تحصیل تلہ گنگ پر اترے تو سامنے مولویوں کے ایک جمِ غفیر دیکھا خیال آیا کہ شاید یہ لوگ استقبال کے لئے آئے ہیں مگر جب ان کے طور اطوار دیکھے معلوم ہوا وہ تو کسی اور مہمان کی انتظار میں ہیں

پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہاں علاقہ میں عام شہرت ہے کہ علامہ محمد عنایت اللہ صاحب سانگلہ ہل والے اور مولانا غلام اللہ خان آف راولپنڈی کے درمیان مناظرہ ہے۔ حضرت کو یہ سن کر از خوشی ہوئی کہ وہ شکار جو عرصہ ۲۸ سال سے میرے سامنے نہیں آیا تھا آج غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ کرم فرمادیں تو سرکار ابد قرار کی بارگاہ بے کس پناہ میں استغاثہ کیا شکرانہ کے نفل ادا کیے بالآخر آپ گاؤں تشریف لے گئے جس سنی نے آپ کو دعوت دی تھی اس نے حالات سے اطلاع دی کہ یہاں دیوبندی حضرات نے ہی جیسے کہ پہلے مناظرہ کا چیلنج کیا

مگر خود ہی پولیس وغیرہ لے آئے ہیں اور مناظرہ مناظرہ شور مچا رہے ہیں علاقہ مجسٹریٹ موجود تھے اور مناظرہ بند ہے،، کی خبر انہوں نے عام کردی مولانا غلام اللہ خان صاحب نے جب یہ سُنا کہ مولانا محمد عنایت اللہ صاحب آگئے ہیں اب راہِ فرار مشکل ہے مسجد میں شور وغُل مچانا شروع کردیا کہ میرے سامنے مولوی عنایت اللہ آئے تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دُونگا وہ تو مجھے چہرہ بھی نہیں دِکھاسکتا۔

اندازہ لگائیں کہ یہ لوگ یہ لوگ اپنے مکر و دجل میں کتنے طاق ہیں اگر مناظرہ ہی کرنا تھا تو مناظرہ کا چیلنج بھیج دیتے ایسی ہرزہ سرائی اور یاوہ گوئی کا کیا فائدہ بہرحال حضور سرکارِ دوعالم کے صدقہ منکرِ شان و وسیلہ و رسالت مآب کو ماسوائے مقابلہ کے راہ نہ ملی

دیوبندی مولوی نے مسجد میں آکر تقریر شروع کردی مسجد صرف گاؤں میں ان کے ہم خیال دیوبندی حضرات کے قبضہ میں تھی مثل مشہور ہے کہ بِلّی اپنے گھر میں شیر ہوتی ہے پتہ تو اُس وقت لگتا ہے جب شیر کی شکل سامنے آئے۔ مولوی مذکور اپنے روائتی انداز میں سوادِ اعظم اہلِ سنت کے خلاف گلا پھاڑ پھاڑ کر بول رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ یہ لوگ ابُوجہل کی طرح مشرک ہیں

بالآخر عوام اہلسنت نے اپنی پریشانی کا رونا رویا کہ مسجد میں اُن کا قبضہ ہے کیا کیا جائے مناظرہ کے لئے پولیس نے منع کیا ہے اور وہ اس موقع سے فائدہ اُٹھا کر خالی چیلنج بازی کرکے اپنے پیروکار حضرات میں تسلّط جمارہے ہیں حضرت شیرِ اہلسنت نے بلا کسی انتظام کے کتابوں کا مختصر سا بکس ساتھ لیا اور اُسی مسجد میں براجمان ہوئے اور حضرت نے خود علاقہ مجسٹریٹ سے خود کہا کہ آپ نے تقریر پر پابندی دو طرف سے لگائی ہے یا ایک طرف سے مجسٹریٹ نے کہا کہ آپ کو بھی تقریر کا وقت دیا جائے گا علاقہ مجسٹریٹ نے مولوی غلام اللہ خان سے کہا کہ آپ اپنی تقریر بند کردیں تاکہ دوسرے مولوی صاحب کو بھی وقت دیا جائے مولوی غلام اللہ خاں اپنی روائتی ضد سے کہا کہ میں مناظرہ سے بھاگنے کا نہیں حالانکہ اُن کی تقریر کا مقصد فی الحقیقت شور وغوغا برپا کرکے بھاگنے کا ہی منصوبہ تھا یہ عادت اِن لوگوں کی بہت پُرانی ہے اب جبکہ اُس کے مدِّمقابل موجود ہے مناظرہ کا اقرار نہ کرتا تو اور کیا کرتا بالآخر مولوی خاموش ہوگیا اور مولوی محمد عنایت اللہ صاحب نے کہا کہ ہاں باہر مسجد کے صحن میں آؤ اور اپنا شوق پورا کرلو۔

مولانا غلام اللہ خان صاحب اپنے کثیر علماء کے ساتھ اور ذخیرۂ کتب اپنے ہمراہ لے کر پوری تیاری کرکے مسجد کے صحن میں اسٹیج لگاکر کھڑے ہوگئے دوسری طرف مناظرِ اہلِ سنت اپنی انتہائی خوشی کو قابو میں لئے ہُوئے کسی مناظرانہ تیاری کے بغیر صرف تین کتب شریف کتاب اللہ (قرآن مجید) اور دو عدد کتب جو کہ برائے تقریر لائے تھے سامنے رکھ کر جو موضوعِ مناظرہ طے ہوا تھا (دُعا بعد نمازِ جنازہ)

آپ نے اپنا مُنہ مدینہ طیبہ کی طرف کیا اور سرکار دوعالم تاجدارِ عرب و عجم علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ سے اِستعانت لِی اور مناظرہ شروع ہوا دیوبندی علماء نے یہ ثابت کرنا ہے کہ دُعا بعد نمازِ جنازہ جائز نہیں اور شیرِ اہلسنت کے ذمّہ دُعا بعد جنازہ جائز ہونے پر ثبوت مہیّا کرنا تھا دس دس منٹ کی تقریرِ مناظرہ مقرّر ہوئی

تقریر اوّل

حضرت شیرِ اہلِ سُنت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب

حضرتِ شیرِ اہلسنت نے قرآنِ پاک کی آیت سے مناظرہ شروع کیا۔

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ الخ جب کوئی پکارنے والا (دُعا مانگنے والا) پکارے تو میں اس کی دُعا قبول کرتا ہوں پ ۲

پڑھ کر عوام کو سنایا کہ مولائے کریم یہ ارشاد فرماتا ہے یعنی اللہ جلّ مجدہٗ نے دُعا مانگنے کے لئے کسی خاص مقام یا وقت کا ذکر نہیں فرمایا جب بھی اور جس وقت بھی کوئی مجھ سے دُعا کرے میں قبول فرماتا ہوں، یہ آیت مطلق ہے اصولِ فقہ کے قانون کے مطابق اَلْمُطْلَقُ یَجْرِیْ عَلٰی اِطْلَاقِہٖ، مطلق حکم دعاء کے لئے ہے کوئی قید نہیں کہ کب مانگنا ہے اور کب نہیں مطلق اپنے اِطلاق پر ہی رہے گا جب تک اللہ تعالٰے یا اُس کے حبیب پاک علیہ التحیۃ والثناء مقید نہ کریں۔ مقید نہیں ہوگا جو اس آیۃ کریمہ بغیر تمہارے اِس مطلق کو مقید بنادے یا اور کوئی آیۃ یا حدیث تم پیش کرو جو اس آیت کو مطلق نہ رہنے دے بلکہ اس کے لئے قید ہو کہ

فلاں وقت دُعا مانگو اور نمازِ جنازہ کے بعد دُعا نہ مانگو اگر ثابت کردو تو میں آپ کی سرِ عام بیعت کروں گا ورنہ آپ کو پھر بیعت کے لئے خود بخود پیش ہونا پڑے گا۔

آپ نے زورِ بیان سے عوام کے سامنے مدِمقابل پر حجتہ قاہرہ قائم کردی جو مناظرہ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی تھی اور اس کی خوب وضاحت کی اور فرمایا کہ مناظرہ اسی بات پر ختم کردوں گا اگر تم مذکورہ آیت حجت کے لئے جو کہ مطلق ہے مقید و مخصص پیش کرو

جوابی تقریرِ اوّل

مولانا غلام اللہ خان بزعمِ خود شیخ القرآن آف راولپنڈی

مولوی صاحب اُٹھے آپ کے چہرے کا رنگ اُتر چکا تھا اور مُردنی پیشانی سے ظاہر تھی اور قرآن کریم کی آیت۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ الخ	اگر تم اللہ کے ساتھ محبت رکھتے ہو تو محبوب خدا نے فرمایا میری اتباع اختیار کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔
اور	
مَا اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ فَانْتَهُوْا ۔	جو رسول تمہیں دے لے لو اور جس سے روکے رُک جاؤ

تلاوت کی اور کہا کہ حضور کی اتباع میں سب کچھ ملتا ہے اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت کے لئے شرط یہ ہے کہ حضور کی اتباع تو حضور کا یہ اتباع ہے کہ حضور نے دُعا بعد نمازِ جنازہ نہیں پڑھی لہٰذا ہم بھی نہیں پڑھتے۔

تقریرِ دوم

مناظرِ اہلِ سنت شیرِ اہلسنت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب

شیرِ اہلسنت اُٹھے اور آپ نے سرکار غوثِ اعظم کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کیا اور آپکی

زبان پر یا غوث اعظم المدد کا نعرہ تھا اور دل میں حضور سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تصور لائے کیونکہ سرکار غوث پاک کا ارشاد ہے کہ مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

مِلّتِ دیوبندیہ کا شیخ القرآن جو سارے پاکستان میں صبح و شام یہ دوہائی دیتا پھرتا تھا کہ ہائے قرآن ہائے قرآن آج قرآن سے ایسی ہمت ٹوٹی کہ بے ربط آیات جواب میں پڑھنے لگا۔

مؤلف:۔ قارئین کرام آپ کے سامنے مخفی نہیں جو آیت مبارک سُنی مناظرِ اہلسنت نے پیش کی تھیں اس کے جواب میں یہ آیات بالکل مناسبت نہیں رکھتیں شیرِ اہلسنت نے کھلے لفظوں میں فرمایا خدا کا خوف کرو، جو میرا مطالبہ تھا کہ اس آیت کریمہ سے مطلق دُعاء مانگنے کا حکم ہے جب بھی مانگی جائے جہاں بھی مانگی جائے اس کا مطلق حکم ہے اس کا مخصص اور مقید ثابت کرو آیا یہ آیاتِ مقدسہ جو شیخ القرآن صاحب نے تلاوت کی ہیں مخصص ہیں؟ قرآن کریم کی ان آیات سے دُعا کا ایک لفظ بھی ظاہر ہوا کہ جس سے پڑھنے نہ پڑھنے کا مسئلہ زیر بحث کا کوئی تعلق ہو قرآن پڑھو ضرورت کے مطابق آپ تو بہت قرآن سناتے ہو۔ آج قرآن کیوں نہیں پڑھتے کیا قرآن راولپنڈی چھوڑ آئے ہو

پھر شیرِ اہلسنت نے فرمایا کہ میرا یہ دعویٰ ہے کہ اس آیت کا کوئی مخصص بیان کرو کوئی قید بتاؤ تاکہ مناظرہ کا نزاعی مسئلہ طے ہوجائے، مگر حضرات علمائے دیوبند کی مناظرانہ روائیت ہے کہ جب مدِمقابل سخت جان ہو اور دلائل ٹھوس ہوں بظاہر جواب نہ بن آئے تو شور و غل سے کام لیتے ہیں۔

عوام الناس موقع کے گواہ ہیں کہ مولوی غلام اللہ خاں صاحب کے حواریوں میں سے ایک مولوی اُٹھ کر بولنے لگا لیکن شیرِ اہلسنت نے بر موقع توجہ کی اور فرمایا کہ تمہارا شیخ القرآن تھک گیا ہے اور اُن کا علم جواب دے گیا ہے جس سے آپ کی ضرورت پیش آئی کیا اُن کا علم جواب دے گیا ہے اور تم بھاگ کر آگئے ہو، چپ ہوجاؤ، جب تمہارے دیوبندی اکابر نے مولوی غلام خاں کو مناظر مقرر کیا ہے تو پھر دوسرا شخص کیسے بول سکتا ہے۔ بلکہ یہ سخت لفظ آپ

کی زبان سے نکلے "جب تمہارا باپ بول رہا ہے تو تمہیں اُس پر اعتماد نہیں زبان بند کرو ورنہ زبان کھینچ لی جائے گی

حضرت شیر اہلسنت نے اپنی باری میں دیوبندیوں کا خوب محاسبہ کیا اور فرمایا کہ پہلی آیت کریمہ کا جواب ابھی تک نہیں دیا گیا۔ دوسری آیت کریمہ تلاوت کرتا ہوں سورت الم نشرح کی آیت کریمہ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ الخ اور تفسیر خازن ص ۳۹۰ جلد ۴ مطبوعہ مصر۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلٰوۃِ اے نماز پڑھنے والے جب تو اپنی فرض نماز الْمَكْتُوبَةِ فَانْصَبْ اِلٰى رَبِّكَ فِى الدُّعَآءِ سے فارغ ہو جائے تو اپنے رب تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء میں مشغول ہو جا۔

اور تفسیر خازن پر مدارک کی تفسیر یوں ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَاجْتَهِدْ فِى الدُّعَآءِ — ترجمہ۔ یعنی جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دُعا میں کوشش کرو

قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ نص قطعی الحکم ہے کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے مذکور تفسیر خازن میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد دُعا کا حکم ہے اور تفسیر مدارک میں جس کا سطور بالا میں حوالہ دیا گیا ہے مطلق نماز کے بعد دعا کا حکم ہے اب نماز کے بعد دُعا کی مشروعیت مطلق یہ دونوں تفاسیر کی روشنی میں ثابت ہے چاہے نماز فرض ہو یا واجب۔ نفل یا فرض کفایہ تمام نمازوں کو شامل ہوگا

حضرت شیر اہلسنت نے اس تفسیر کی خوب وضاحت کی اور عوام کو خطاب کر کے پوچھا کیا نماز جنازہ فرض ہے یا کہ نہیں سب نے جواب دیا، فرض ہے فرض کفایہ، جو لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوں گے اُن پر عین فرض ہوگا اور جو نہیں حاضر ہوئے اُن کی طرف سے بھی ادا ہوگا۔ پھر الحمد للہ ہمارا دعویٰ ہمارے مسلک کے مطابق ہوا جس کا ثبوت قرآن کریم کی نص قطعی اور صحابہ کرام کی تفسیر مبارک سے ثابت ہوا کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز اور امر مستحسن ہے مناظر اہلسنت نے مولوی غلام اللہ خان صاحب کو مخاطب کر کے پھر مطالبہ دُہرایا کہ آپ نے

پہلی آیت کریمہ کا جواب نہیں دیا۔ اَب یہ دوسری آیت اپنے دعوے کے ثبوت کیلئے پیش کرتا ہوں جس کی تفسیر خازن اور مدارک نے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہے بیان کی ہے آپ اس کے مقابلے اس کا جواب قرآن کریم کی آیت سے حدیث و تفسیر سے دیں۔

لطیفہ ۔ جب حضرت شیر اہلسنت نے مولوی غلام اللہ صاحب کو ایسے شدید الفاظ سے دوران مناظرہ چیلنج کیا کہ آیت کریمہ کے جواب میں کوئی حدیث یا قرآن کریم کی آیت کی تفسیر میں کسی مفسر نے یہ لکھا ہو کہ دُعا بعد نماز جائز نہیں مذکور آیت کریمہ یا تفسیر کا جواب دو، بڑے جوش خطابت سے غلام اللہ خان صاحب اُٹھے مگر خدا و رسول گواہ ہیں اور اہل مجلس سامعین کا چشم دید واقعہ ہے کہ شیخ القرآن صاحب شدت جذبات میں اُٹھنے لگے تو ان کے اگلے دانت گر گر جاتے تو وہ دوبارہ سہ بارہ بار بار لگاتے بہر حال اس منظر نے عوام اہلسنت کی دل لگی کا سامان مہیا کر دیا شیخ القرآن صاحب کے چہرہ کا رنگ اس وقت قابل دید تھا۔

جوابی تقریر دوم

شیخ القرآن مولوی غلام اللہ خان صاحب آف راولپنڈی

اَب پھر وہی آیات بے ربط جو پہلے پڑھی تھیں پھر پڑھنے لگے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے کے بعد پھر زورِ خطابت کا نشانہ مدمقابل کو بنایا اور کہ اگر مولوی عنایت اللہ صاحب ایک حدیث بھی دُعا بعد نماز جنازہ کے اثبات میں پیش کریں تو مان لوں گا یا کسی صحابی کا قول پیش کرو۔

تقریر سوم

حضرت شیر اہلسنت مولانا محمد عنایت اللہ صاحب آف سانگلہ

اَب پھر شیر اہلسنت کی باری آئی۔ آپ نے زور سے عوام کے سامنے یہ لفظ دہرائے

کہ مولوی غلام اللہ خان کہ رہے ہیں کہ کوئی ایک حدیث پیش کرو جس میں حضور سرکار نے یا کسی صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دُعا مانگی ہو، آپ نے بار بار لوگوں سے کہا کہ اگر مولوی غلام اللہ صاحب کے مطالبہ پر ہم نے دُعا بعد نمازِ جنازہ کے اثبات میں حدیث دکھادی تو مناظرہ ختم سمجھو: حدیث پیش کرتا ہوں غور سے سنو علامہ شمس الملتہ والدین سرخسی علیہ الرحمتہ نے مبسوط شریف جلد نمبر ۲ مطبوعہ مصر صفحہ ۶۷ میں بیان فرمائی۔

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَاِبْنِ عُمَرَ اَنَّهُمَا فَاتَتْهُمَا الصَّلٰوةُ عَلٰى الْجَنَازَةِ فَلَمَّا حَضَرَ مَا زَادَ عَلٰى الْاِسْتِغْفَارِ لَهٗ	حضرت سیدنا ابن عباس اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما ایک جگہ نمازِ جنازہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے جب جنازہ گاہ

کے قریب پہنچے تو لوگ نمازِ جنازہ پڑھ چکے تھے آپ نے اس کے بعد فوراً حاضر ہو کر دعاءِ استغفار پڑھی۔ (یہ دُعا کے لئے صریحاً ثبوت ہے کہ آپ نے نمازِ جنازہ کے بعد دُعا فرمائی اس سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام کا یہی معمول تھا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگتے تھے)

دوسری حدیث اسی صفحہ ۶۷ پر علامہ سرخسیؒ نقل فرماتے ہیں اس کے راوی حضرت عبداللہ بن سلام ہیں آپ جب سرکار فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نمازِ جنازہ کے لئے گئے قریب تھے کہ معلوم ہوا نمازِ جنازہ پڑھا گیا ہے فوراً آپ نے دُور سے آواز دی

عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ فَاتَتْهُ الصَّلٰوةُ عَلٰى جَنَازَةِ عُمَرَ فَلَمَّا حَضَرَ قَالَ اِنْ سَبَقْتُمُوْنِىْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَلَا تَسْبِقُوْنِىْ بِالدُّعَآءِ لَهٗ۔	حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ حضرت سرکار فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ میں شریک نہ ہوسکے تو نماز پڑھی گئی آپ نے آواز دی اگر تم نمازِ جنازہ کے ادا کرنے

میں مجھ سے سبقت لے گئے ہو تو اب دعا میں مجھے شریک ضرور کرلو میرے آنے تک دُعا نہ مانگو چنانچہ صحابہ کرام نے آپ کا انتظار کیا حتیٰ کہ آپ شامل ہوگئے اور پھر سب صحابہ نے مل کر دُعا کی۔

اس کے بعد شیر اہلسنت نے دیوبندیوں کو چیلنج کرکے فرمایا اس دُعا میں صرف ایک یا دو صحابی نہیں تھے بلکہ لاکھوں کی تعداد میں جمع تھے پھر کسی ایک صحابی نے بھی دُعا مانگنے سے

انکار نہ کیا یہ صحابہ کرام اجماع کا ثبوت ہے۔ جہاں پر صحابہ کرام کا اجماع ہوجائے تو وہاں قرآنی آیت متروک الحکم قرار دی جاتی ہے۔ اس کے بعد شیر اہلسنت نے دیوبندیوں کو للکارا۔ کہ جنازے کے بعد دعا مانگنے کے رد میں صحابہ کا کوئی قول پیش کرو۔

دیوبندی صم بکم کی تصویر بنے بیٹھے تھے ان سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ عوام کا جوش عروج پر پہنچ چکا تھا۔ اتنے میں کسی منچلے نے ایک جوتا دیوبندیوں کی طرف پھینک دیا جو مولوی غلام اللہ کے منہ پر لگا۔ شیر اہل سنّت نے یہ کہہ کر گفتگو موقوف کردی کہ اب تک کی گئی گستاخیوں کا صلہ تمہیں جوتے کی شکل میں مل چکا ہے باقی پھر سہی۔

اور تجھ پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

○

دشمنِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم پہ شدت کیجئے۔ ملحدوں کی کیا مروت کیجئے۔ ذکر ان کا کیجئے ہر بات ہیں۔ چھیڑنا شیطان کا عادت کیجئے۔ مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں۔ ذکر آیاتِ ولادت کیجئے۔ غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثرت کیجئے۔ کیجئے چرچا انہیں کا صبح وشام۔ جان کافر پر قیامت کیجئے۔ آپ درگاہ ضامن وجیہہ ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے۔ حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب۔ آپ شفاعت بالوجاہت کیجئے۔ اذن کب کا مل چکا حضور۔ اب تو ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے۔ ملحدوں کا شک نکل جائے حضور جانب ماہ پھر اشارت کیجئے شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب۔ اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے ظالمو محبوب کا حق تھا یہی۔ عشق کے بدلے عداوت کیجئے۔ والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر مومنو تمام حجت کیجئے۔ بیٹھتے اُٹھتے حضور پاک سے التجا واستعانت کیجئے۔ ـہ

یارسول اللہ دُہائی آپ کی!
گوشمالی اہلِ بدعت کیجئے
غوثِ اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

الحديقة الندية
شرح
الطريقة المحمدية
کا
ایک مطالعہ

مولانا محمد عنایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کا

حاصل مطالعہ

حامداً لمن هو محمود كل حامد ومصلياً ومسلماً على حبيبه الاجمل۔ محمد ذی المحامد والمحامد وعلى آله واصحابه الاماجد۔ ما طلع الشاهد فی المشاهد وشهد الشاهد المشاهد آمين ثم حمداً لمن رضا المصطفیٰ المحمود الحامد رضاه وشكراً لمن قال من مولاه احمد رضاه صلى الله عليه علاه وسلم عليه وعلى آله وصحبه ومن والاه آمين، غبّ هذا فمن من من منّ على عباده باصين المتن ان وفقنا لحمايته السنن ونكاية البلاغ والفتن فاعاننا وايدنا فتمحض منا ضيغم اهل السنة۔ مولانا المولوی محمد عنايت الله القادری الرضوی فادحض۔ حجج شاطم الرسول الظلوم الجهول الاغبى الاغبر تاخذه الموت الاحمد واصلاه سقر۔ وجعل هفوات متخبط الشيطن ممسوسك غلام خائنة كهباء منثور ه وذرات مذرورة واضحم الذی كابد فبهت الذی كفر۔

فالحمد لله الذی صدق وعده وعزّ جنده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده وكان حق علينا نصرا لمؤمنين وخذل الشيطن واذل جنده ابى واستكبر وكان من الكفرين افبعذابنا يستعجلون فاذا نزل بساحتهم قوم فساء صباح المنذرين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله واصحابه اجمعين ابد الابدين۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

انتم اعلم بامورِ دنیاکم لکثرۃ اشتغالکم بذلک ولیس امر الدنیا بامر عظیم القدر عند اللہ تعالیٰ حتی یدخل النقص فی جناب النبوۃ لنفی اعلمیۃ فیہ حیث کانت الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ کما ورد فی الحدیث

ترجمہ : تم دنیوی امور میں مجھ سے زیادہ جانتے ہو کیونکہ تم دنیوی امور میں زیادہ مشغول رہتے ہو ۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عظیم القدر چیز نہیں ہے کہ نفی اعلمیۃ کے سبب نبوت میں کوئی کمی ہو کیونکہ دنیا تو ملعونہ ہے ۔ اصل چیز تو ذکر اللہ ہے جو دنیا میں رہ کر کیا جائے جیسا کہ حدیث میں ہے ۔

مقالاتِ شیرِ اہلِ سُنّت

تالیف
مُفتی محمّد عنایت اللہ قادری

مرتّب
ڈاکٹر محمود احمد ساقی

حضرت شیرِ اہلِ سنّت کی وہ کتاب جسمیں درج ذیل علمی و تحقیقی رسائل مثلاً

- مسئلہ علم غیب
- مسئلہ حاضر و ناظر
- دعا بعد از نماز جنازہ
- ایمان والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

—— اور ان کے علاوہ
۱۰ مختلف موضوعات پر مضامین شامل ہیں ۔ اس کتاب کا مطالعہ عوام و خواص کے لیے مفید ہوگا ۔

نادر تصانیف

تقریراتِ بخاری — حضرت علامہ محمد عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ

نابغۂ روزگار حضرت امام عینی رحمۃ اللہ — ڈاکٹر محمود احمد ساقی

طبِ نبوی (ایک مطالعہ ایک تحقیق) — " " "

ترجمہ القول البدیع فی الصلوٰۃ — " " "

علی الحبیب الشفیع

اسلامی عقیدہ — " " "